

کتاب نمبر ۲

اذ یقول الظالمون ان تتبعون الا رجلا مسحورا ۝ انظر کیف ضربوا لک الامثال

تعصب و متعصب

مصنفہ

مسٹر ڈبلیو۔ ایچ شیخ عبداللہ کوئلیم صاحب بی اے

سالیسٹر عدالت عالیہ لیورپول مصنف عقیدہ اسلام

بادب سب سے انصاف طلب ہے

مقولہ پریسیڈنٹ گیرفیلڈ

میدان راستی میں ثابت قدم رہنا بمنزلہ خوشی ہے

مقولہ بیکن

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

مطبع اسلام گڑھ میں بسرپرستی مالکان مطبع شائع ہوا

قیمت مجلد [illegible]



بیشک ہمارے لئے یہ ایک بہت مبارک مژدہ ہے کہ ہمارے دین برحق کا
سکے اوس حصہ مین شروع ہوئی جو باعتبار اپنی اعلی تہذیب اور برتری شائستگی
تمام دنیا سے ممتاز ترین ہے ۔ جہان اب تک ایک شخص بہی خدا ے برتر
جاننے والا اور کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والا نہ تھا ۔
ستارہ دین محمدی انگلستان مین طلوع ہوا اور اوسکا لازوال نور قلوب
کرنے لگا ۔
اس پاک مذہب کو ابتدا ہی سے یہان بہی وہ اشاعت اور کامیابی حاصل
سے اسے نصیب رہی ہے اور جسکی وجہ سے یہ بہت تہوڑے زمانہ مین دنیا
انگلستان مین اسلامی نشان مسٹر کوئلیم وکیل عدالت عالیہ لورپول نے
اختیار کر کے اپنے انگلستانی ہموطنون کی دعوت اسلام شروع کر دی ۔ انکا
خدا کے فضل سے بہت تہوڑے عرصہ مین بہت سے لوگون نے نجات کا
رسالۂ تعصب و متعصب اسلام کے متعلق مصنف صاحب کا
ہے اور اونکی تسلیم و تلقین اسلام کا ایک عمدہ نمونہ ۔
مسٹر کوئلیم نے اہل انگلینڈ کو ادن ہی کے ملک کی نظیرون سے سمجہایا ہے ۔
اس رسالہ مین شراب خوری کے نقصانات غلامون کی آزادی کا ذکر کرکے

یہاں استعمال پر نہایت معقول بحث کی ہے اور عمدہ مثالون سے ثابت کر دیا ہے کہ لوگ
اپنی غلط فہمی و ناعاقبت اندیشی سے ہر حق مین مجتہد کو بُرا بھلا کہتے رہے ہین اور آزار دہی کے درپے ہوئے ہین
اس ضمن مین پیشوائے اسلام ہمارے رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
تعلیمات اور منافق بت پرستان عرب کے عام مخالفت آنحضرت کی استقلال و صبر
اور انجامی کامیابی کے حالات کمال خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ درج کیے ہین —
رسالہ ہذا مین ایک خوبی یہ ہے کہ اسمین اون لوگون کو اسلام کی طرف رجوع کیا ہے جو
پیغمبر آخر الزمان کے دین سے محض بیگانے اور ضد رکھنے والے ہین۔ اسلام کی
تصنیفات پر ثابت کی ہے۔ اور اونکے دلون مین سچے دین کا نقش جمایا ہے —
اصل رسالہ انگریزی زبان مین تھا۔ اور چونکہ انگریزی زبان نے ہمارے وطن مین ابتک
وہ اشاعت نہین پائی ہے کہ گھر گھر اسکے بغیر بات ہی نہوتی ہو اور بالخصوص ہمارے بھائی
مسلمان اوسکی طرف بہت ہی کم متوجہ ہوئے ہین — یہ رسالہ اپنی اصلی حالت مین ہمارے
ہموطن دینی بھائیون مین پوری اشاعت نہین پا سکتا تھا۔
میرے دلی کرمفرما جناب شیخ محمد سعید علی صاحب آنریری ایجنٹ انجمن اسلام لورپول ملک
انگلستان مقیم فتحگڈھ اور دیگر معززہ احباب نے مجھسے فرمایش کی کہ اس نادر کتاب
فینیٹک فینیٹزم مصنفہ مسٹر ڈبلیو ایچ شیخ عبداللہ کوئیلیم صاحب بی اے سالیسٹر عدالت عالیہ
لورپول ملک انگلستان کا ترجمہ اس ملک کی مادری زبان مین کیا جاے — بتعمیل ارشاد احباب
اور مسلمان بھائیون کی رفاہ رسانی کی امید پر مین نے اس خدمت کو انجام دیا۔ اون مطالب کو
جو ایک خاص زبان مین ادا کیے گئے ہون دوسری زبان مین ترجمہ کرتے وقت ضرور دقتین واقع ہوتی
ہین عبارت اور مضمون کے اصلی لطف مین کم و بیش تغیر ضرور آجاتا ہے مین نے کوشش
تو کی ہے کہ مصنف کا مافی الضمیر اونہی کے ڈھنگ پر ادا کرون اگر کہین فرق ہو تو ہو سکتا ہے مگر تاہم مین
بہر صورت خدا کے فضل سے نظر سے ملاحظہ چاہتا ہون — راقم محمد اسلام

مصنف کے مختصر حالات

مسٹر ولیم ہنری کوئیلیم مصنف رسالہ ہذا۔ ۱۰ اپریل ۱۸۵۶ء کو لورپول مین پیدا ہوئے۔ یہین تعلیم پائی سنین مین انگلینڈ کی مشہور یونیورسٹیون (دار العلوم) اگ کے استحانات علوم وفنون مین بھی نامور ہوئے ابتدائے عمر مین نائب سابق شہر لورپول کے میر منشی رہے پھر ۱۸۷۸ء مین وکالت مجلس عالیہ کی سند حاصل کی اپنی علمی قابلیت فصاحت وطلاقت اور معاملہ فہمی کی لیاقتون کے سبب سے پیشہ مین بہت جلد شہرت پائی۔ انکی وکالت خوب چمک گئی۔

مذہبی تعلیم عیسائیون کے ویسلین فرقے مین پائی تھی۔ اعلی جودت اور خلقی ذہانت کے سبب اپنے مذہبی گروہ مین بہی ممتاز ہو گئے۔ اتوار کے دن پند ونصایح اور ترک مسکرات پر وعظ کہنے لگے۔ لورپول کی سوسائیٹیون بینڈ آف ہوپ اور گڈس ہوپ کے اغراض پورا کرنے مین سرگرم رہنے لگے۔ دسمبر ۱۸۸۲ء مین سخت علیل ہوئے مرض نے طول پکڑا آخر جنوری ۱۸۸۳ء تک بیمار رہے۔ ڈاکٹرون کی رائے ہوئی کہ تبدیل آب وہوا اور حصول صحت کے لئے سفر اختیار کرین۔ پہلے اس مشورہ پر کاربند ہوکر شمالی ہسپانیہ گئے اور وہان کچھ دن قیام کرکے انہار پار ہوکر افریقہ شہر طنجہ مین (جسکو انگریزی مین ٹنجیر کہتے ہین) پہونچے اور کچھ عرصہ وہان بھی قیام پذیر رہے۔ طنجہ ہی مین اونہون نے پہلے پہل اسلام کی تجلی دیکھی پیروان اسلام کے خلوص نے ان پر اثر کیا اور انکے دل مین اس مذہب کی تحقیقات کا شوق پیدا ہوا جسقدر

انہون نے تحقیق کی اوتنی ہی حقانیت اسلام انکے دل مین جگہہ کرتی گئی ۔

کچہہ زمانہ بعد انگلستان واپس آئے وطن پہونچتے ہی قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ خریدا۔ اسکے علاوہ اسلام کی دیگر کتب کو بھی کمال غور سے پڑہا اور اوسکے مسایل پر غور کیا تعصب کی تاریکی پہلے ہی سے انکے دل مین نہ تھی حق کو دیکھا اور حق کو پہچانا ۔ نور اسلام نے انکے دل پر روشنی ڈالی اور یہہ اس مذہب کے قبول کرنے پر مایل ہوگئے اوسوقت انکو یہہ خیال آیا کہ جو کچہہ کرین عجلت مین نہ کرین اور پہلے خوب سوچ سمجہہ لین دیگر مذاہب کے اعتقادات کو بھی جانچ لین ۔ انہون نے جرمن کے مشہور عالم سنسکرت میکس مولر کی بہت سی تصنیفات دیکھین ۔ برہمنون بودہون پارسیون پیروان کنفیوشیس۱؎ اور دیگر مذاہب کی کتابون کی چہان بین کی ۔ قدیم مصریون کی مقدس کتاب المرصی، مٹیرس آف ایسس اور زمانہ حال کی تصنیف بک آف مارمن کو بھی مطالعہ کیا جسقدر تحقیق کی اوسیقدر انکو یقین ہوتا گیا کہ صرف اسلام ہی دین برحق ہے اور آخر یہہ اسی دین کے قبول کرنے پر آمادہ ہوگئے ۔ اب انہین یہہ خیال آیا کہ اگر اسلام قبول کیا تو وکالت اور انکی معاش مین ضرور کچہہ فتور پیدا ہوگا اور بسر اوقات کا صرف یہی ذریعہ تہا ۔

چندروز عجیب کشمکش و پیچ مین مبتلا رہے ۔ دل کا عقیدہ ایمان اور خیال اداے فرض ایکطرف کہینچتے تھے منفعت ذاتی اور تعلقات اقربا دوسری طرف لئے جاتے تھے ۔

انہون نے اپنے ایک رازدار دوست سے مشورہ لیا اور اوس نے یہہ جواب دیا کہ "اگر تثلیث پر اپنا عقیدہ نہین جما سکتے تو یونی ٹیرین (موحد عیسائی) ہو جاؤ" ۔ اسپر یہہ برہم ہو کر کہنے لگے کہ مین تو تثلیث مین رہنا پسند نہین کرتا جب ایک مذہب کو ترک ہی کرنا ہے تو سب سے بہتر یہی ہے کہ اوسے یکلخت خیر باد کہدون آخر کار انہون نے پہلا ہی ارادہ قایم رکھا اور عیسائی مذہب سے دست بردار ہو گئے ۔ ایک دن اپنے خاندان کے لوگون اور اہل و عیال سے کہدیا کہ مین مذہب عیسوی ترک کر کے دین اسلام اختیار

۱؎ ایک چینی مذہب جسکا بانی ایک حکیم تہا

کرتا ہون"۔ انکے اس مقولہ پر ہنسنے لگے سب نے انکو مجنون و دیوانہ سمجھا۔ انہین پاگلخانے بھیجنے کی صلاحین ہونے لگین

مگر انہون نے کسی کی نمانی مسلمان ہوگئے اور اپنے ہموطن لوگون کو بھی دین حق قبول کرنیکی فہمایش کرنے لگے۔

انکی تسلیم و تلقین کا کسی پر کچھ اثر نہوتا تھا۔ جاہل لوگ انکی تقریر سنکر کہدیا کرتے تھے کہ ہماری دانست مین سب مذہب ایک سے ہین ہم اس دوسرے کو کیون مول لین کہ حق کون ہے اور ناحق کونسا

اپنی عیسائیت کے زمانہ مین سالہا سال تک ترک مسکرات پر منادی کرچکے تھے اور لورپول کی ہر انجمن ساعی ترک مسکرات انکی خدمات سے مستفیض ہوچکی تھی۔ انہون نے نیک کرشمہ و کار کے مسلک پر عمل کیا۔ ترک مسکرات کے وعظ مین اسلام کے مسائل کا ذکر کرنے لگے۔

اسطرح ایک لیڈی اور تین جنٹلمین انکی تسلیم و تلقین سے مشرف با اسلام ہوسکے۔ اب ان سمیت پانچ شخص ہوگئے۔ لورپول کے مونٹ ورنن اسٹریٹ مین دیگر دو انجمنون کی شرکت مین ایک کمرہ کرایہ پر لیا۔ جمعہ اور دوشنبہ دو دن اس کمرہ کو یہ اپنے کام مین لاتے تھے۔ اور باقی دنون مین لورپول کی انجمنہاے ترک مسکرات اسپر متصرف ہتی تھین کچھ دن بعد جمعہ کو آپسمین وعظ کہنے لگے اور اتوار کے روز عام جلسہ ہوتا سب کو اذن دیا جاتا تھا کہ آئین اور سنین مگر اس وعظ مین بھی اکثر یہی ہوتا کہ سواے ان چار یا پانچ شخصون کے اہل شہر مین سے کوئی شریک نہوتا تھا۔ لورپول کے لوگون نے اسکی شرکت سے علیحدہ رہنے ہی پر قناعت نکی بلکہ چند بدمعاش ان نومسلمان شدون کی مضرت رسانی پر آمادہ ہوئے اکثر پتھر برساتے اور راہ مین انکے گردن کی کھڑکیان توڑ توڑ ڈالتے جب یہ باہر نکلتے لوگ انپر کیچڑ اور بھس پھینک مارتے اور انکو ہر طرح تنگ کرتے رہتے مگر یہ کمال صبر و استقلال کے ساتھ ثابت قدم رہے اور لوگون کو تدریج دایرۂ اسلام مین لانے لگے یہانتک کہ سال گذشتہ کے آخر مین انکے دینی اخوت مین آنیوالون کی تعداد بہت بڑھ گئی انہون نے وہ کمرہ چھوڑ کر ایک بڑا مکان کرایہ پر لے لیا۔ ایک انجمن اسلامیہ لورپول قایم کی

جسکی علت غائی یہ ہے کہ اہل فرنگ پر حقانیت اسلام ثابت کیجائے اور انکو دعوت اسلام دیجائے
شکر ہے کہ اب اس انجمن کے ممبرون کی تعداد پچاس سے تجاوز کر گئی ہے۔ علاوہ مسلمان شدہ انگریزون
اور لیڈیون کے پانچ ہندوستانی علما بھی اس انجمن کے ممبر ہین۔ مسٹر کوئیلیم میر انجمن اور مولوی
رفیع الدین احمد نائب میر انجمن ہین۔

لورپول اور اوسکے قرب و نواح کے انگریزون پر اس انجمن کا بڑا اثر پڑ رہا ہے۔ بہت سے لوگ ایسے
ہین کہ گو ابھی تک اونہون نے کھلے کھلے طور پر اسلام قبول تو نہین کیا مگر وہ اس سچے دین کی طرف مایل
ہین اور یقین ہے کہ عنقریب مسلمان ہو جائینگے۔

مسٹر موصوف کی کوشش سے مختلف فرقون کے عیسائی انگریز مشرف بہ اسلام ہو چکے ہین۔
رومن کیتھلک اپسکوپلین پریسبیٹیرین میتھوڈسٹ۔ یونیٹیرین (موحد عیسائی) اور کئی ملحدون نے
بھی دین اسلام قبول کیا

ہر جمعہ کو انگریزی اور عربی زبانون مین اسلام کا وعظ ہوتا ہے۔ بالفعل یہی مکان مسجد کا کام دیتا ہے
ایک علیحدہ مسجد بنانیکی تجویز ہے۔ ایک جداگانہ قبرستان بھی۔ اور ان دونون ضروریات کے
رفع کرنیکو ہندوستان کے اکثر اولو العزمون نے چندے بھیجے ہین۔

پنجوقتہ اذان ہوتی ہے۔ اور نماز پنجگانہ ادا کیجاتی ہے۔ فرنگستانی عیسائی اذان کی آواز سنکر دوڑے
آتے ہین اور تعجب سے اس مذہب کے پیرو اور انکے سیدھے سچے طرز عبادت کو دیکھتے ہین۔ اکثر
بیہودہ تماشائی شرارت بھی کر بیٹھتے ہین۔ جماعت پر اینٹ پتھر کھینچ مارتے ہین۔ مگر مسٹر کوئیلیم اور اونکے
انجمن کے تمام ممبر بکمال استقلال کے ساتھ اپنے کام مین سرگرم ہین۔ امید ہے کہ خدا کے فضل اور
انکی کوشش سے اسلام بہت جلد جزائر برٹش مین اشاعت پائیگا۔

مسٹر موصوف کی تصانیف کی تمام سالت دنیا نے قدر کی اور اونکے ترجمے بنگالی۔ ہسپانوی۔ ترکی۔
عربی وغیرہ مختلف زبانون مین ہو گئے ہین دنیا کے دور دراز حصون مین لوگون کو اسلام کی ایک تازہ امنگ آگئی ہے
یا خدا تو اپنے دین برحق کی مدد کر اور ایسے نیک بندون کو اور دیگر نیک کامون مین کامیاب فرما اور جزائے خیر دے آمین +

دیباچہ مصنف

کچھہ برس ہوئے کہ جب مین نے عیسائی مذہب ترک کرکے دین اسلام قبول کیا تہا لوگ مجہے مجنون و مراقی سمجہتے تہے۔ اور اگر مین کوشش کرتا کہ وہ ہر دو مذہب کا مقابلہ کرین اور دونون کے حسن و قبح پر بحث کرین تو مجہپر قہقہے پڑتے اور زبان طعنہ کہولی جاتی۔ یہہ حال دیکہکر مین نے قصد کرلیا کہ مسایل اسلام کو ایک اور پیرایہ مین ظاہر کرون اور اس اپنے ارادہ کو یون عمل مین لاتا رہا کہ جب کبہی میرے قدیم تارک شراب احباب (جنکے ساتہہ مدت العمر انہ ادمے نوشی مین سرگرم رہا ہون) مجہہ سے ترک شراب پر تقریر کرنے کے فرمایش کرتے تو مین اونکے ضمن مین اسلام کا ذکر بہی کسی نہ کسیطرح لے آتا۔ اس طریقہ سے مین نے عوام کو اپنی طرف رجوع کرلیا اور لوگون مین اسکی تحقیق کا میلان پیدا ہوگیا یہہ لیکچر جو اب باردگر طبع ہوا ہے اوسی طرز مدعا کا ایک عمدہ نمونہ ہے جس پیرایہ سے کہ یہہ حوالے پیش کردیا تہا۔ مین نے لیکچر نیاورن ٹمپرنس ہال مین دیا تہا اور اسکی الفاظ نقل مختصر نویسی کے انداز مین میرے پاس رہی۔

لیکچر کی اول رپورٹ لورپول کے اوس جماعت تارک شراب کے نام سے طبع ہوئی تہی جہان مین نے یہہ لیکچر دیا تہا۔ اور چونکہ ہنوز لوگون مین اسکے دیکہنے کا اشتیاق پایا گیا مین نے مناسب سمجہا کہ اس تمہید کے ساتہہ اسکو دوسری دفعہ طبع کردن۔

میرے ناظرین کے لئے یہہ بہی ایک دلچسپی کا باعث ہوگا کہ جس شب کو مین نے یہہ تقریر کی تہی جلسہ ختم ہوتے ہی سامعین مین سے ایک شخص علیحدہ ہوکر میرے پاس آئے اور مجہا سے پوچہہ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت کچھ سوالات مجھسے پوچھے۔
میرے اور اونکے درمیان کامل طور پر گفتگو رہی اور مین نے چند ہی ہفتون مین اپنے
تفتیش کنندہ دوست کے ذہن نشین کردیا کہ صرف اسلام ہی سچا دین ہے۔ اور پہلے
پہل یہی شخص میری کوشش سے مشرف باسلام ہوئے

مرقومہ ۲۰ ربیع الثانی مطابق ۳۔ دسمبر ۱۸۹۰ء

ار ۲۲۔ الیٹ اسٹریٹ لورپول


فہرست مضامین

تعصب و متعصب

لوگ انواع طریقون سے دوسرون کو اونکی اوس روش سے باز رکھنے کی کوشش کرتے ہین جو اونھون نے راہ راست سمجھکر اختیار کی ہو۔ بعض کسی نہ کسی قسم کی آزار دہی سے لوگون کو اسپر مجبور کرنا چاہتے ہین کہ اپنے تسلیم کردہ اصول یا مسائل عقاید اور خیالات کو ترک کرین اور بجاے اونکے دوسرا طرز عمل اختیار کرلین یہہ آزار دہی ایک قسم کی نہین ہوتی بلکہ مختلف طور پر عمل مین آتی ہے۔

آزار دہی کا ایک طریقہ جسمی ضرر رسانی ہے جیسا کہ زمانہ سلف مین بہت سے مذہبی گروہ کیا کرتے تھے۔ اور جو بالخصوص عیسائیون کے انواع فرقون مین کسی نہ کسی کا شعار تھا۔ وہ اس جسمی تشدد کا عمل درآمد اون افراد کی ذات پر کرتے تھے جو اونکی مخصوص جماعت کے ہم خیال نہوتے تھے۔ فی زمانہ بھی اس سرزمین مین ایک خاص ملکی گروہ کا شعار ہے کہ جسمی آزار رسانی سے اونکے ساتھہ جبر کرتے ہین جو اونکے ہم خیال اور ہم ارادہ نہون۔ اور اونکو مجبور کرتے ہین کہ اپنے خاص خیالات کو خیرباد کہکر اپنے ہی قومی ترکے پیرو بنین اور اونکی ہان مین ہان ملائین۔

اسکے علاوہ ایک اور پیرایہ بھی مردم آزاری کا ہے اور وہ لعن وطعن ہے۔ غالبًا یہہ پچھلا طریقہ بعض حالتون مین جسمانی آزار سے کچھہ زیادہ ہی ناگوار اور سخت تر موثر ہوتا ہے۔ ایسے بہت لوگ پائے جائینگے جو جسمانی تکالیف کو صبر سے برداشت کرلین مگر طعن و تشنیع کے متحمل نہوسکین۔

اسمین شک نہین کہ انگلستان مین سب سے زیادہ سعی انسداد میخواری کا خاکہ اوڑایا جاتا ہے۔
یہان یہہ تحریک اپنے ظہور کے ابتدائی زمانے سے بجائے خود ایک تختہ مشق رہی ہے جسکو
تمام شوخ طبیعت لوگ تضحیک کے پیرون کا مذہب بنایا کئے ہین ۔ ترک میخواری کے
مخالفون نے خاصکر ایک ہتہیار سے بہت کچہہ کام لیا ہے اور وہ مضحکے کی زہر آلودہ تلوار ہے
اون لوگون پر ہمیشہ طعن کئے گئے جنہون نے ترک شراب کا عہد کیا اور قواعد پرہیزگاری
کے پابند ہو گئے

اپنی عمر کے ابتدائی زمانے مین جب مین ایک جگہہ امیدواری کرتا تہا مین متواتر ستایا جاتا
تہا ۔ اور مین چند ایسے شخصون کو جانتا ہون جنپر صرف اسوجہ سے ہمیشہ طعن کئے گئے کہ وہ شراب
سے پرہیز رکہتے تہے ۔

لوگ مجہسے کہتے تہے کہ سوا بے پکّے شرابیون کے اور کوئی ترک شراب کا دم نہین بہرتا ۔ اور
کبہی یہہ کہتے کہ جو شخص شراب نہین پیتا وہ بزدل اور بودا ہے وہ صرف اسوجہ سے پرہیز رکہتا
ہے کہ اوسے مخموری کا ڈر ہے ۔ اور بہت سے اسی قسم کے فقرے چست کئے
جاتے لوگ مجہپر آوازے کستے ۔

شراب سے پرہیز رکہنے والون کو ہمیشہ بُرے بُرے خطاب ملتے ہین اور سب سے
زیادہ کرہ القاب اونکے لئے یہہ ہے کہ لوگ اونہین 'متعصب' اور اونکے مسلک کو 'تعصب'
کہتے ہین ۔ مین بہی بسا اوقات 'متعصب' کہلایا ہون

سب سی پہلے مین جب 'متعصب' نامزد کیا گیا مجہے ایک حبشی واعظ اور اوسکے مخاطبین
کی ایک حکایت یاد آئی جو مین نے کبہی سُنی تہی ۔ یہہ شخص وعظ کہہ رہا تہا اور سامعین اونگہے
جاتے تہے ۔ اونہین ہوشیار کرنیکو اوسنے کہا میرے عزیز خوش رنگ بہائیو مین ایک
بات تمسے کہتا ہون سنو ! دنیا سے دار الحزن مقام رنج و محن مین کیسی ہی بے اندازہ
کاوشین سختیان اور آزمائشین کیون نہون مگر اس صحرائے بلاخیز مین ایک سرسبز خطہ بہی

ضرور ہے جہان ہم یقینی طور پر خوشی کو پا سکتی ہین۔ اتنا سنتے ہی سامعین جاگ اوٹھے ہمہ تن گوش ہو گئے۔ واعظ نے پھر کہا تم خوشی کو لغت کی کتاب مین پاوگے۔
اسیطرح مجھے بہی خیال آیا کہ لفظ متعصب کو لغت مین دیکہون اور اوسکے صحیح معنی دریافت کرون۔ چنانچہ مین نے لغت مین دیکہا کہ متعصب اوس شخص کو کہتے ہین جو اپنے حد اعتدال سے تجاوز کئے ہوئے خیالات کے سبب دیوانگی کے مرتبہ پر پہونچا ہوا ہو۔ جو فضول خیالات اور توہمات بے سروپا مین محو و مبتلا ہو۔
اب تو مجھے بہت خیال ہوا اور مین نے سوچا کہ متعصب کہلانا کوئی ایسی ویسی بات نہین جسکے معنی مین حد سے گذرا ہوا اور وہمی ""
مگر باینہمہ مین نے احمق کو احمق کا سا جواب ندیا۔ بلکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی اس نصیحت پر عمل کیا کہ جاہل کے منہ نہ لگو اوسکے ساتھ بحث لفظی عبث اور رایگان ہے۔
خود اسپر غور کرنے لگا کہ آیا شراب سے پرہیز رکہنے والون کو ایسا کہنا بجا ہے۔ آیا یہ خطاب مجھپر صادق ہے۔ اپنے دل مین غور و تعمق کیا اور مسئلہ ترک شراب کے ہر پہلو پر نظر کی۔ سوچا کہ اسکی علت غائی کیا ہے اور اس سے کیا کیا ظہور پذیر ہو چکا ہے۔
مجھے خیال آیا کہ ایک ہم ہی وہمی اور مجنون کہلاتے ہین یا کبھی پہلے کسی اور کو بھی زمانے سے ایسا ہی خطاب ملچکا ہے۔
جون جون فکر کی اون گذرے ہوئے لوگون کی جماعتین یاد آتی گئین جنکو وقتاً فوقتاً یہی لعن طعن کا لقب ملتا رہا ہے۔ سو برس پہلے کا ایک تاریخی واقعہ اوس نوجوان شخص کے متعلق یاد آیا جو اوسکی عمر کے ستاروین سال مین گذرا تہا۔ وہ شخص جو اوس مدرسہ کا ماسٹر[1] آف آرٹس ہوگیا جہان اوسنے تعلیم پائی تہی

[1] فضیلت علم انگریزی کا اعلی درجہ جسکو ہندوستان مین ایم اے کی ڈگری کہتے ہین۔

۱۷۸۵ء کا ذکر ہے کہ لاطینی زبان مین سب سے بہتر مضمون لکھنے والے کے لئے ایک انعام تجویز کیا گیا۔ اوس مضمون کا عنوان ایک لاطینی جملہ تھا جسکا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ آیا دوسرونکو اونکے خلاف مرضی غلام بنا لینا جایز ہے ؟ —

اس نوجوان شخص نے ارادہ کیا کہ اسپر مضمون لکھے اور انعام حاصل کرنیکی کوشش کرے وہ اس مسئلہ پر غور کرنے لگا۔

اوسوقت تک کہ خیالات دماغ مین مجتمع ہون انسان قلم سے کیا نکال سکتا ہے جیسا کہ کسی ضعیفہ نے اپنے فرزند کو نصیحت کی تھی کہ " بیٹا ! میری یہ بات خوب یاد رکھ اور تو ایک بڑا لقار ہو سکے گا۔ اوّل تو جب تک تیرے ذہن مین کوئی بات نہو کچھ نہ کہہ دوّم جب سوچ چلے تو کہدے۔ اور سوّم جب کہہ چکے تو فوراً خاموش ہو بیٹھ۔

اس جوان شخص نے ارادہ کر لیا کہ جس مسئلہ پر لکھنا ہے پہلے اوسکی تحقیق کرے اوسکے بعد اپنی مادری زبان مین اپنے خیالات ادا کرے اور پھر اوسکا ترجمہ لاطینی مین کر لے۔

وہ مسئلہ بردہ فروشی پر غور کرنے لگا۔ پلائی مُوتھ برسٹل سُوتھ ہمپٹن لنڈن اور اون دیگر انگلستانی بندرگاہون پر گیا جہان سے وہ جہاز چہوٹتے تھے جو غلام پکڑ کر جزائر ویسٹ انڈیز مین ہوتے ہوئے امریکہ کو غلام لیجاتے تھے۔ جہان غلامون سے محنت کا کام لیا جاتا تھا۔

اسنے تحقیق کرنا شروع کیا کہ یہ تمام کارروائی کیونکر عمل مین اتی ہے غلام کسطرح پکڑے جاتے ہین۔ اور پھر کیونکر جہازون کے ذریعے سے سمندر پار خشکی مین اوتارے جاتے ہین۔ اوس دنیا مین جہانکہ وہ پہونچائے جاتے ہین اونکی مالکون کا اونکے ساتھ کیا برتاؤ ہوتا ہے

جزائر برطانیہ کی مشہور تجارتی بندرگاہین۔ جنکے ساحل پر اشین نامونکے مشہور تجارتی شہر آباد ہین۔

جون جون اونسے تحقیق کی او جسقدر اوسے اون خوفناک مصیبتون اور دردانگیز آفتون کا علم ہوتاگیا جو اون بیکس اور بےبسون پر پڑتی ہین جو اپنے وطن اپنے دیہات سے پکڑے آتے ہین اور دیگر ممالک مین بطور غلامون کے بکتے ہین اور اسیقدر اوسے غلامون کی حالت افسوسناک معلوم ہوئی اور اوسے صدمہ ہوا۔

حالانکہ وہ پہلے بردہ فروشی کی تائید مین تہا اور اوسکا ارادہ تہا کہ عنوانی عبارت کا یہہ جواب اپنے مضمون مین دے کہ اپنے ہم جنسون کو غلام بنانا جایز ہے۔ مگر ان تمام حالات کے علم نے اوسکی راے ہی بدلدی۔

اتنا ملحوظ رہے کہ اوس زمانہ مین جمہور کی راے بہت سے معاملات مین زمانہ حال سے بہت کچہ مختلف تہی

پادری لوگ بردہ فروشی کی حمایت اور اپنی راے کی تائید مین انجیل مقدس کے باب نہم کا حوالہ دیتے تھے اور بالخصوص اوس حصہ کو بطور دلیل پیش کرتے تہے جسمین حضرت نوح علیہ السلام کے بدمست و مخمور اپنے خیمہ مین پڑے رہنے اور ہامؔ پدر کنعان کی بداطواری سامؔ اور یافثؔ کی پسندیدہ اخلاق کا حوالہ دیاگیا ہے۔ جسمین ذکر ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کیف شراب سے بیدار ہوگئے اور اپنے سب سے چہوٹے بیٹے کو یہہ بددعا دی کہ کنعان خراب ہو اپنے بھائیون کے چاکرون کا چاکر ہو خدا سام پر رحمت کرے اور کنعان اوسکا خدمتی ہو۔ اللہ یافث کی نسل بڑہائیگا وہ سام کے خیمون مین رہیگا اور کنعان اوسکا چاکر ہوگا“۔

پادری لوگ ایسی ہی دلایل سے انسداد بردہ فروشی کو اصول دین مسیحی اور منشاے انجیل مقدس کے خلاف ثابت کرتے تھے۔

غلامی اوس زمانہ مین اس حد پہونچی ہوئی تہی کہ کالے نہین بلکہ گورے بہی اکثر

سامؔ ہامؔ اور یافثؔ حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹون کے نام ہین

غلام بنائے جاتے تھے۔ بعض اوقات شیر چرانے کے جرم مین لوگون کو پھانسی کی معمولی سزا تو نہ دیجاتی بلکہ وہ مثل غلامون کے بیچڈالے جاتے۔

انگلینڈ مین شاہ جارج کے ملکہ کی سہیلیان اسی قسم کی جان بخشیان کرایا کرتی تھین۔ یہان اوس زمانہ کے قانون کے مطابق چالیس شلنگ سے زیادہ قیمت کی چیز چرانیوالیکو پھانسی دیجاتی تھی وہ سزا جو آجکل قتل انسان پر ملتی ہے۔ مجرم اس کثرت سے پھانسیان پاتے تھے کہ مقدمات فیصل کرنیوالے رحم کھاکر یہہ ثابت کردیتے کہ مجرم نے چالیس شلنگ سے ایک پینس کم مالیت کی شے چرائی ہے اور اوسکی جان بچادیتے۔

آرامگاہ شاہی کی خدمت گذار لیڈیان فرمان روائے وقت سے مجرمون کی جان بخشی کرالیتین۔ لوگ بجائے اسکے کہ پھانسی پائین ایک خاص قیمت پر غلامی مین بیچے جاتے اور جلا وطن کردئے جاتے۔ اور وہ روپیہ جو ان بلا نصیبون کی قیمت سے بہم پہونچتا ملکہ اور اونکی خدمتی لیڈیون کی جیبون مین جاتا۔ اوس عہد مین بردہ فروشی کی بڑی شدت ہے

جو کچھ اس کیمبرج[1] کے نوجوان شخص نے غلامون کی تجارت کے باب مین سنا اور مشاہدہ کیا اوس نے اسکے دل کو متوحش خیالات سے معمور کردیا

بہت سے طالبعلمون نے اس مسئلہ پر طبع آزمائی کی مگر اسکا مضمون سب مین اول رہا۔ اور اسیکو وہ انعام ملا جو اوسکے لئے مقرر تہا۔

اسنے مدرسہ چھوڑدیا۔ جو کچھ سنا اور دیکھا اوسکا اسپر اسقدر اثر ہوا کہ اس نے بردہ فروشی دور کرنیکی کوششون مین اپنی زندگی وقف کردینے کا عزم کرلیا۔

اپنے لاطینی مضمون کے انگریزی ترجمے کو کچھ اضافہ کرکے طبع کرالیا جسکا ذکر ہے۔ مجھے یقین ہے کہ انگلستان مین غلامون کی حمایت مین یہی سب سے پہلی کتاب تھی۔

---

[1] انگلستان کا قدیم ترمشہور اور معروف دارالعلوم۔

اسپر اسکے مصنف ٹامس کلارک سن کا نام تھا

دو سال بعد ایک کمیٹی قایم ہوئی جسکا نام کمیٹی انسداد بردہ فروشی رکھا گیا۔
اس کمیٹی مین سوائے کلارک سن اور دیگر تمام ممبر عیسائی فرقہ کوئیکر کے تھے۔
اسی سال کلارک سن کی ولبرفورس سے ملاقات ہوگئی جو انگلستان کے ضلع یارکشائر کیطرف
سے ممبر پارلیمنٹ تھے کلارک سن نے انہین اپنا طرفدار بنا لیا۔

۱۷۸۹ء مین ولبرفورس نے ایک تجویز پارلیمنٹ مین پیش کی جسکا منشاء تھا کہ غلامون کی
تجارت قطعًا موقوف کیجائے ۔ اس تجویز سے دیگر ممبران پارلیمنٹ نے بالعموم اختلاف
کیا۔ لوگ انسداد بردہ فروشی کے خلاف دلایل پیش کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر ایسا ہوگا
تو لنڈن[1] برسٹل لورپول اور دیگر تمام انگلستانی بندرگاہون کی تجارت پر پانی پڑجائیگا۔

امرائے لنڈن مین سے ہی ایک شخص نے کمیٹی حامی انسداد بردہ فروشی کی حمایت
کی اور ولبرفورس کی تجویز ہاوس آف لارڈس[2] تک پہونچی
کہئے اس تجویز کے مخالف خاصکر کون لوگ ہوئے ہونگے ۔ یہہ ہی تمام آرچ بشپ اور
بشپ (بڑے چھوٹے پادری) جو اوسکی مخالفت پر تل گئے ۔ اور ان مین سے بشپ آف
لنکن نے اپنے دلایل کی تائید مین انجیل مقدس سے وہ عبارت پیش کی جسکا مین
ذکر کرچکا ہون۔

خاندان شاہی مین سے ولیم چہارم[3] نے (جو بعد مین فرمانروائے انگلینڈ ہوئے)
اس خوفناک تجارت کی تائید اور اوسکے موقوف کرنیکی تجویزون سے اختلاف کیا۔ انہون نے
ولبرفورس کی نسبت کہا کہ یہہ یاوہ گو بیجا دخل دینے والا متعصب شخص ہے اسکو پارلیمنٹ سے

---

[1] جزائر برطانیہ کے مشہور تجارتی شہر۔
[2] برٹش پارلیمنٹ کے دو حصے ہین ہاوس آف کامنس جسمین عوام کے وکلا اور ہاوس آف لارڈس جسمین امرائے کبار بیٹھتے ہین۔
[3] ولیم چہارم موجودہ فرمانروائے برٹن حضور قیصرہ کے والد۔

نکالدینا چاہیئے۔

مگر یہہ چہوٹا گروہ ایسی فضول باتون کی کیا پرواہ کرتا تھا اور ان دہمکیون مین کب آنیوالا تھا۔ عامتہ خلایق نے بہی ڈیوک ولیم کی تقلید کی اور انکو متعصب و مجنون کہنا شروع کردیا۔

مگر بیس برس بعد انکو کوئی متعصب نہ کہتا تھا۔ اوسوقت جبکہ پارلیمنٹ نے ۱۸۰۷ء مین ایک قانون پاس (منظور) کیا جسکی رو سے بردہ فروشی بالکل موقوف کردیگئی۔

ولیم چہارم جو اوسوقت مین جبکہ صرف ڈیوک آف کلیرنس تھے اس تحریک کے مخالف اور سعی کنندون کے عیب گو تھے اونکو ۱۸۳۳ء مین بادشاہ انگلستان ہونیکی حالت مین اوس دنش لاکہہ پونڈ کی منظوری پر دستخط کرنے پڑے جو پارلیمنٹ کیطرف سے جزایر ویسٹ انڈیز کے غلامون کو ازاد کرانے اور اونکے مالکون کو ہرجہ کے طور پر دینے کے لئے تجویز کی گئی تہی

یہہ ہی معاملہ انگلینڈ کی عدالتہاے دیوانی مین ایک شخص گرین وایل شارپ کی ذات سے چہڑ گیا۔ گرین وایل شارپ غریب والدین کے بیٹے تھے۔ انہون نے صناعی سے کچہہ سرمایہ جمع کرلیا تھا۔

یہہ بحث جسطرح سے شروع ہوئی او سکے حالات سننے کے قابل ہین۔ ایک حبشی غلام کو اوسکا مالک اس ملک مین لایا اور اپنے خیال کے مطابق سمجہتا تھا کہ وہ چاہے اوسکا جو حال کرے کوئی مزاحم نہوگا۔ جزائر ویسٹ انڈیز مین مالک اپنے غلام کو کتے کیطرح مار پیٹ کر سکتا تہا۔ چاہتا اوسپر جو کچہہ ظلم و زیادتی کرتا۔ ۱۷۶۷ء مین یہہ شخص لندن آیا اور کسی بات پر اپنے غلام کو سڑک ہی مین کمال بے رحمی کے ساتہہ مارنا پیٹنا شروع کیا۔ غلام بہاگا اور گرین وایل سے

سلہ شاہ ولیم چہارم کا خطاب زمانہ ولیعہدی مین۔

گہر مین جا چہپا - انہون سنے اپنے مکان کا دروازہ بند کرلیا اور غلام کے مالک کو اندر نہ آنے دیا - اوسنے اپنا غلام طلب کیا مگر گرین وائل شارپ نے غلام کو اوسکے حوالے نکیا -

آخرکار غلام کے مالک سنے انپر عدالت مین دعویٰ دایر کردیا - اوس زمانہ مین مخصوص وجود مخاصمت پر عدالت تک نوبتین پہونچ جاتی تہین - کوئی کسی کی زمین پر چلا آتا کسیکی نقل وحرکت کا مانع ہوتا اور نالش ہو جاتی - غلام کے مالک سنے غلام کے روک رکہنے اور اوس سے اپنا کام لینے کے ہرجہ کا دعویٰ کیا - اوسنے اپنی عرضی دعویٰ مین ظاہر کیا کہ گرین وائل شارپ سنے اوسکے غلام کو روک رکہا ہے اور اوس سے اپنا کام لیتا ہے - خلاصۂ دادرسی یہہ تہا کہ غلام معہ ہرجہ واپس دلایا جائے اور مقدمے کا خرچہ گرین وائل شارپ کے ذمہ رہے -

یہہ مقدمہ اوس زمانہ کے شاہی اجلاس مین پیش ہوا - لائق وکیلون نے گرین وائل شارپ کو راے دی کہ تم مقدمہ ہار جاؤ گے غلام کو انگلستان لے آنے سے مالک کا حق زائل نہین ہوتا - مگر شارپ سنے اس راے کی کچہہ پرواہ نکی خود قانون کا مطالعہ شروع کردیا کہ اصالتاً جوابدہی اور اپنے آپ وکالت کرین -

یہہ مقدمہ دو سال تک لڑا گیا آخر مدعی کو اپنے دعویٰ سے دست بردار ہونا پڑا اور گرین وائل شارپ کو معقول رقم ہرجے مین ملی -

کچہہ عرصہ بعد شارپ کی ایک اور حبشی سے جان پہچان ہوئی جسکا سمرسیٹ نام تہا یہہ شخص بہی جرائر ویسٹ انڈیز کا غلام تہا - اور اسی مکروہ بالا بنا پر اپنی آزادی کا دعویدار ہوا تہا کہ اوسکا مالک اوسے انگلینڈ سے لے آیا ہے - عدالت ہائے انگلینڈ مین یہہ مسئلہ غلامی کی معرکہ آرائیان ہوئین فریقین نے بڑے بڑے لائق وکیل مقرر کئے - مقدمہ پر دو تین پیشیون مین بحث ہوئی یہہ معاملہ کتنے ہی مہینون زیر تجویز رہا - اور آخر ۲۲ جون ۱۷۷۲ء کو لارڈ مینسفیلڈ نے طوعاً

ذکر تہا (کیونکہ وہ اپنے دل سے مالک غلام کیطرف تھے) نیا کلِ وہ مشہور و معروف حکم کہا جو آجتک اس ملک کا قانون مانا جاتا ہے۔ جسکی یہہ عبارت ہے کہ "چونکہ غلامی قانون قدرت کے سراسر خلاف اور ایک نہایت درجہ نفرت انگیز فعل ہے اور سوائے خود سر قانون کے اور کوئی ایسے برقرار نہین رکہہ سکتا لہذا ہر غلام برٹش سرزمین پر قدم رکہتے ہی آزاد ہے۔

اسکے بعد بہی وہ مبارک زمانہ بڑی مدت مین آیا جب ایک انگریز کو اس بات کا فخر حاصل ہوا کہ جہان کہین برٹش نشان اوڑیگا وہان کوئی غلام نہوگا۔ تمام سلطنت برٹش مین (جہان[1] کبہی آفتاب غروب نہین ہوتا) کوئی شخص غلامی مین نہین رہ سکتا۔

جب ہم عہد ہائے سابق کی غلامی اور اوسکے انسداد مین سعی کرنیوالون کی کوششون پر نظر کرتے ہین اور ہمین یاد آتا ہے کہ زمانہ اونکو بہی ناممکنات اور محالات کی آرزو کرنے والے وہمی اور خیال خام مین مبتلا کہتا تہا۔ اونکی سعی کا نام تعصب رکہا تہا۔ اور پہر ہم تاریخ کے ورقون پر دیکہتے ہین کہ اوسی قوم نے جو شروع شروع مین اونہین بدنام کرتی ہین۔ آخر کار اونکی یادگارین قایم کین۔ اونکے بت بناکر رکہے اونکے اجسام خاکی کو ویسٹ منسٹر[2] آبی مین جگہہ دی ہماری ہمت بڑہجاتی ہے ہم متعصب نامزد کئے جانے پر ناز کرنے لگتے ہین۔

لوگون نے اونکا مضحکہ اوڑایا اونکی توہین کی لیکن وہ ثابت قدم رہے اور انجام کار اپنی کوششون مین کامیاب ہوئے۔ اور اب ہم کمال فخر کے ساتہہ اوس شاعر کے ہمخیال ہین جو کہہ گیا ہے۔ ترجمہ نظم

"انگریزی نشان کا ہوا مین پہریلا کہانا ظاہر کرتا ہے کہ اوسکے گرد و پیش کے

[1] آفتاب غروب نہونے سے یہہ مراد ہے کہ جسوقت پرانی دنیا مین رات ہوتی ہے نئی دنیا امریکہ مین دن ہوتا ہے اور وہان بہی کنیڈا مین انگریزی حکومت ہے۔ پس اس لحاظ سے انگریزی قلمرو سے آفتاب کبہی دور نہین ہوتا۔

[2] لندن کا قبرستان جسمین بادشاہ اور ملک کے مشہور اشخاص مدفون ہین۔

تمام لوگ آزاد ہین بحر مغربی کے کنارون سے لیکر دور و دراز سر زمین ہند اور سیلگون ساحل پر"

اسکے بعد اب مین ایک ایسا ذکر کرتا ہون جسکے نتیجے کو آپ روزمرہ مشاہدہ کرتے ہین ایک صدی سے کچھہ ہی زیادہ زمانہ گذرا ہوگا کہ ۱۸۱۵ء مین نیوکاسل سے تقریبًا سات میل کے فاصلہ پر موضع ویلام مین ایک کوئلہ کن مزدور کے گہر ایک بچہ پیدا ہوا - اس بچہ کا باپ ہفتہ مین چہہ دن تو کوئلہ کی کان مین چودہ گھنٹے روزانہ کام کرتا تھا اور اتوار کو چہہ گھنٹے - اوسی ہر ہفتہ قریب بارہ شلنگ[1] کے ملتے تھے اس غریب خاندان کی ایک کوٹھری مین سکونت تہی - اوسمین ہی کہانا پکتا اوہی مین زن وشوہر پانچ بچے جنمین دو لڑکیان تین لڑکے تھے سوتے بیٹھتے - اور اب یہہ بچہ اور پیدا ہوا

دن کٹتے گئے یہانتک کہ یہہ بچہ بڑا ہوا اور اوس عمر پر پہونچا جبکہ انسان لڑکا کہلاتا ہے - آمدنی کم کہانیوالے زیادہ تھے یہہ لڑکا یون ہی ذرا بڑا ہوا تھا کہ کام مین لگا دیا گیا - پہلے پہل یہہ خدمت اوسکے سپرد کی گئی کہ جب دن بہر بعد کوئلہ کہودنیوالے مزدور کام کر چکین یہہ کان کا دروازہ بند کردے - اسکے لئے ہر ہفتہ اسکو دو پنیس[2] ملتے تہے -

کچھہ عرصہ بعد ایک کہیت مین شلجم کہودنے پر مقرر کیا گیا - اسکو یہہ کام کئی گھنٹے کرنا پڑتا تھا اور مزدوری بہی معقول ملتی تہی ہر ہفتہ چار پنیس -

ایک دفعہ کچھہ دن تک بیکار رہا اور اپنی ایک بہن کے ساتہہ جو اس سے کچھہ بڑی تہی شہر نیوکاسل گیا - اسکی بہن ایک ایسے کام کے لئے شہر جاتی تہی جو عورتون کے

---

[1] شلنگ ہندوستانی سکہ کے حساب سے دس آنہ سے کچھہ زیادہ ہوتا ہے -

[2] پنیس کی قیمت ہندوستانی روپیہ کے ایک آنہ کے قریب قریب ہے -

شوق کے متعلق تھا یعنی ایک نئی بونیٹ (زنانی ٹوپی) کی تلاش مین - اوسے نئی ٹوپی
بہت کم نصیب ہوئی تہی اور اوسکو بڑا ارمان تھا - دوکان پر پہونچکر ایک بہت اچہی
ٹوپی اوٹہائی - اور جیسا کہ اس ملک مین عورتون کا قاعدہ ہے اوسنے بڑی دیر
مین ایک ٹوپی پسند کی جو اوسکے سر پر ہر طرح موزون تہی - اور جب تک کہ اوسکے
سر پر رہتی اوسے زیب دیا کرتی - وہ اندر گئی ٹوپی کو سر پر رکہا آئینہ مین منھہ
دیکہا اور خوش ہوگئی - مگر اوسکی قیمت جو دریافت کی تو دس پنیس نکلی اور اوسکے
پاس اتنے دام نہ تہے - اوسنے قیمت گھٹانیکو دوکاندار سے بہت کچہہ کہا سنا مگر
بے سود

دوکان مین اور بہت ٹوپیان تہین مگر اسکو یہی ایک موزون ہتی - اسکو خاص
یہہ ہی ایک ٹوپی بہا گئی تھی -

یہہ لڑکی اور اوسکا بہائی دونون رنجیدہ ہوکر دوکان سے نکل آئے ناچار جی
اوداس منھہ کئے قدم قدم جارہا تھا اپنے دونون ہاتہہ اپنے پہلوؤن کی جیبون مین
ڈال لئے تھے - یہہ دونون اور چند دوکانون پر گئے مگر کہین بہاؤ نہ پٹا - لڑکی کا جی پہلی ہی
ٹوپی پر تھا - دونون لوٹے اور دوکان کی کہڑکی مین سے جہانک کر ٹوپی کو پہر دیکہا -

جارج نے یکایک اپنی بہن سے کہا "ذرا یہین ٹھہرنا" اور آپ ایک طرف بہاگا ہوا گیا -
اور اسکی نظرون سے غائب ہوگیا -

آدہا گہنٹہ گذرا گھنٹہ گیا یون ہی چار گھنٹے ہوگئے مگر جارج کا پتہ نہین - اتنی دیر
مین اوس لڑکی کو بہت بہوک لگ آئی وہ مصیبت مین پڑ گئی دل ہی مین ڈر رہی تہی
خود تنہا تھی اور بہائی چلا گیا تھا - اوسکے دماغ مین متوحش خیالات جگہہ کرنے
لگے - عجیب وہم آتے تھے کہ جانے کیا مصیبت پیش آئی - کہین کسی گاڑی کے تلے تو
نہین آگیا کسی نے پکڑ کر قید تو نہین کر رکھا

اسی فکر مین کھڑی تھی کہ اوسکا بھائی بھاگا ہوا آیا اور اپنی پیسون سے بندھی ہوئی مٹھی دکھاکر کہا یہہ لو باقی کے دام۔

لڑکی نے کہا۔ جارج یہہ کہان سے لایا؟ اوسنے کہا جنٹلمینون کے گھوڑے پکڑے رہا۔ وہ قیمت پوری کرنیکے لئے چار گھنٹے تک کتنے ہی مرد آدمیون کے گھوڑون کی باگین تھامے رہا تھا یہہ اوسکی مستقل مزاجی اور ثابت قدمی تھی۔ اوس نام کونیو کاسل سے جتنے لوگ موضع وبلام کیطرف لوٹے اون مین ان دو بہن بھائی سے زیادہ خوش اور نازان کوئی اور نہو گا۔

یہ لڑکا کچہہ اور بڑا ہوکر اپنے باپ کیطرح کوئیلہ کی کان مین کام کرنے لگا۔ مگر ابہی یہہ صرف چودہ برس کا تھا۔ جب کبھی انسپکٹر مزدورون کے ملاحظہ کو آتا یہہ چھپ جاتا کہ کہین اسکی کم سنی اسکی مقررہ اجرت مین کمی نہ کرادے کہین یہہ اعتراض نہو کہ یہہ اپنی بیت سے زیادہ مزدوری پاتا ہے۔ اب اسکو زیادہ مزدوری ملنے لگی تھی ایک شلنگ روز پاتا تھا۔ یہہ لکھہ پڑہ نہ سکتا تھا۔ اوس زمانے مین بہت کم کان کھودنے والے مزدور کچہہ پڑہے ہوئے ہوتے تھے۔ اور وہ جو تہوڑا بہت پڑہ سکتے تھے اپنے ان پڑہ ہم پیشہ لوگون کے سامنے بیٹھتے اور پڑہا کرتے۔

جارج کو شراب سے بالطبع پرہیز تھا۔ حالانکہ جبتک جوزف لی ڈی سی[1] اور اونکے دیگر صاحب جرأت پیرو کارون نے ترک شراب کی منادی شروع نہین کی تھی۔ جارج خود بخود ایسا واقع ہوا تھا کبھی کسی شراب خانے مین نہ گیا نہ اوسے کبھی مرغ بازی کے شوق نے بیخود کیا۔

وہ اون تمام مشاغل سے پرہیز رکھتا تھا جنکا ادنی درجے کے عوام الناس اور مبتذل لوگون کو شوق ہوتا ہے۔

[1] جوزف لی ڈی سی۔ انگلینڈ مین ایک مشہور واعظ گذرے ہین جنہون نے ترک شراب کی منادی کی۔

وہ اکثر سوچا کرتا تھا کہ اگر پڑہنا آجائے تو اچھا ہو۔ جو بندہ یا بندہ اوسے ایک معم شخص ملگئے جو اوسکے مکان سے چار میل کے فاصلے پر رہتے تھے۔ یہہ اونکے پاس ہفتہ مین تین روز شام کے وقت جاتا اور مبتدیون کی طرح لفظون کے ہجے سیکہا کرتا۔ شام کو پڑہ آتا صبح اپنے کام پر جاتا۔ اسیطرح پڑہنے مین ترقی کرتا رہا یہانتک کہ اچہی طرح پڑہنے لگا۔ اب وہ اوستاد بھی جنسے یہہ پڑہتا تھا اوسی گاؤن مین آرہے۔ بیس برس کی عمر تک اسنے حساب بہی سیکہہ لیا۔ اپنی معاش کے کام مین بہی ترقی کرتا گیا۔ اسکو پہلے سے زیادہ تنخواہ پر بریکس مین کی جگہہ ملی۔

جیساکہ زمانے کا قاعدہ ہے اسے بہی خیال آیا کہ اب مین آدمی بنگیا اب شادی کرلینا چاہئے۔

اوسیوقت اسے یہہ بہی معلوم ہوا کہ اگر پڑہا چاہتا ہے تو کتابین بہی اسکے پاس ہونی چاہیئین۔ مگر کتابین اوس زمانے مین اب سے بہت ہی زیادہ گران تہین۔ سو چا کہ کہا کیجئے کوئی اور ایسا پیشہ جانتا نہ تہا جسمین زیادہ آمدنی کی صورت ہو۔ اسکے جی مین آیا کہ جوتا بنانا سیکہئے چمڑا مول لایا اور جوتے بنانے لگا۔ گاؤن والے اسے جارج موچی کہنے لگے اسکا کام سبکو پسند آیا۔

اسکا یہہ مقولہ تہا کہ انسان جو کام کرے اوسے اچہی طرح سے کرے۔ موچی کے علاوہ وہ درزی بہی بنا لوگون کے کوٹ تیار کرنے لگا۔

وہ الضاعف رقم جوان دونون حرفتون سے بہم پہونچتی کتابون کی خرید مین لگا دیتا اپنی قابلیت اور جفاکشی کے سبب رفتہ رفتہ اسسٹنٹ انجن مین مقرر کیا گیا۔ اب اسکے اوس خیال کی اور بہی تصدیق ہوگئی کہ اوسکی فارغ البالی اور بسر کے

ئلہ بریکسمین کلون کے کارخانے کے مستری کو کہتے ہین۔

سامان بہم پہونچ گئے ہین اسکی تنخواہ مین پھر اضافہ ہوا۔
اس جگہہ پہونچ کر جارج نے انجن کی معلومات بڑہانی شروع کی۔ اوسکے تمام پرزے
الگ الگ کئے ہر ایک کو خوب جانچا اور غور کرنے لگا کہ اوس انجن مین کوئی عمدگی پیدا
کرے۔ پرانے انجن مین کچھہ تغیر و تبدل کرکے ایک نمونہ بنایا۔ اور یہہ نیا تیار شدہ انجن
زیادہ کار آمد ثابت ہوا اب اوسے ہفتہ مین چونتیس شلنگ ملنے لگے مگر یہہ بھی کوئی معقول
معاش نہ تھی۔
اسوقت اوسکے گھر مین ایک واقعہ پیش آیا جس نے اوسے ایک اور ہی پیشے کیطرف رجوع کردیا۔
ایکدن اپنے کام پر گیا تھا کہ اسکے نئے مکان مین آتشدان سے آگ لگ گئی۔ پڑوسی مدد کو آئے
آگ بجھانے کیلئے آتشدان مین اسقدر پانی ڈالا کہ اسکا مختصر مکان کیچڑ پانی سے بھر گیا۔
(۱) جارج کی ہفت روزہ گھڑی جو ان میان بیوی کو تمام اسباب سے زیادہ عزیز تھی خاکستر مین
دب گئی۔ اون دنون مین گھڑیونکی افراط نہ تھی گھڑی کی درستی مین بہت خرچ پڑتا تھا۔
جارج جب اپنے گھر آیا گھڑی صاف کی اوسکا کھٹکا چلنے لگا اسے بڑی خوشی ہوئی ہمسایہ کے لوگ اپنی گھڑیان
درستی کے لئے اسکے پاس لانے لگے۔ بجائے جارج سوچی یا جارج درزی کے اب یہہ جارج گھڑی ساز
مشہور ہوا۔ اسی زمانہ مین اسکے ایک بچہ پیدا ہوا اور اوسکا نام رابرٹ رکھا گیا کچھہ دن بعد جارج کو
دنیا مین سب سے پہلا صدمہ پہونچا اسکی بی بی شادی کے تین برس بعد قضا کر گئی۔
اوسکا معصوم بچہ کچھہ اور بڑا ہونے پر مدرسے مین داخل کیا گیا۔ یہہ بچہ اپنے وقت کا ایک بڑا
شخص ہوا اور اپنے باپ کے بعد اسنے بڑی شہرت حاصل کی۔ جارج کو اور ترقی ملی وہ اب
چیف انجن مین کردیا گیا۔
جہان یہہ کام کرتا تھا اسکے قریب ہی ایک کویلہ کی کان مین پانی بھر آیا بہت کچھہ کوشش
کی گئی مگر پانی کم نہوتا تھا۔ شافٹ[1] جو اسمین غرق ہوگئی بڑی قیمتی تھی۔ پانی

[1] شافٹ پانی کھینچنے کی کل

نہ ٹوٹنے کی حالت مین کان کا چھوڑ دینا لازمی تھا لیکن جارج کو کونسے کام مین بھی
نگاہ تھی گیا اور شافٹ کو دیکھا۔

اسکے ایک دوست نے کہا "کہو جارج تم اسکی اصلاح کر سکتے ہو" جارج نے جواب دیا
ہان ایک ہفتہ کے اندر ممکن ہے کہ اس کان کی تہ مین آدمی جائے اور جو کہا ہی یہہ بات اوس
کان کے مہتمم مسٹر ووڈس نے بھی سنی اور اپنے جی مین کہا مین تمام لایق شخصون سے اسمین
کوشش کرا چکا ہون مگر اسمین شک نہین کہ یہہ بھی بہت ہوشیار اور ذہین آدمی ہے اوسکو
بھی دیکھہ لین۔ یہہ سوچکر اوسنے جارج کو بھی موقع دیا۔

جارج نے کام چوبیس ۲۴ گھنٹے اوس کل کو دیکھا بھالا اور اوسمین پھیر بدل کرتا رہا۔ کل چلنے
لگی پانی اولیچتی رہی - دو دن مین غار کا پانی اسقدر کم ہوگیا کہ آدمی شافٹ دکل تک اوتر جاتا
اور اوسکے نیچے کے حصے کے پاس کھڑا ہو سکتا تھا۔ ایک عشرہ مین پانی بالکل ٹوٹ گیا کان
کھودنیوالے مزدور اندر جا کر کام کرنے لگے۔

جارج کی بڑی توقیر ہوئی چیف انجینیر کی جگہہ ملی اور اسکے صلہ مین دس پاونڈ تنخواہ
کے علاوہ بطور انعام کے پائے۔

اب تو ۱۸۱۲ء مین جارج ایکسو پونڈ سالانہ مشاہرہ پر انجن ساز مقرر کئے گئے - انکا
بیٹا رابرٹ اوسوقت صرف تیرہ برس کا تھا اور نیوکاسل کے ایک مدرسے مین تعلیم پاتا تھا۔

اوس زمانہ مین کانون سے مزدور کوئلے کی بھری ہوئی گاڑیان ایک ساکن انجن کے
ذریعہ سے ٹھیلتے تھے۔ گاڑیان بھر جاتین تو وہ ایک لمبے رسے سے باندھی جاتی تھین

دوستو مین یقین کرتا ہون شاید آپکو ایج ہل[1] کے اندرونی راستے کا خیال ہو۔
مجھے خوب یاد ہے کہ گاڑیان لائم اسٹریٹ اسٹیشن سے ایج ہل تک ایک بے انتہا
لمبے رستے سے باندھی جاتی تھین اسکو بہت برس کا عرصہ ہوا۔

[1] ایج ہل لورپول مین ایک پہاڑی ہی۔

کوئیلے کی گاڑیون کو اسطرح کہنچتے تھے کہ بہت سی گاڑیان ایک لمبے رسے کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک باندہ دیتے تھے - یہہ دیکہکر جارج کو خیال ایا کہ کوئی ایسی کل بنائی جاسکے جو ساکن نہو - ایک ایسی کل تیار کرنیکا ارادہ کیا جو خودبخود حرکت مین آئے - بڑی محنت بہت سے تغیر و تبدیل جفا اور کاہش کے بعد دس مہینے کے عرصہ مین ایک کل تیار کی اور اوسکے ذریعہ سے ۲۵ - جولائی ۱۸۱۴ء سے کام ہونے لگا -

یہہ کل بدنما اور آہستہ رو تھی بیس ٹن یعنی پانچ سو ساٹھ من بوجھ کی گاڑیون کو گھنٹہ بھر مین صرف چار میل کہنچ لیجاتی تہی - جارج نے اس کل مین بہی عمدگی پیدا کرنیکا ارادہ کیا - دوبارہ کوشش کی اور وہ انجن تیار کیا جسکی آج کل یہہ کچھہ شہرت ہے -

انہون نے اپنے انجن کا اپنے طور پر ایک خاص نام رکہا عوام میں سے جو آکے دیکھتا سر ہلا کر کہتا - دیکھنا ایک نہ ایک دن یہہ انجن ضرور پھٹیگا " مگر یہہ برابر کام دیتا رہا - سابق کے تمام انجنون سے بہتر تھا -

ڈارلنگٹن کی ایک کان کوئیلہ کے مالک مسٹر ایڈورڈ پیس کو جو فرقہ کوئیکر کے ایک آسودہ شخص تہے ضرورت پڑی کہ اپنی کانون سے مقام اسٹوکٹن تک آسانی اور سرعت سے کوئیلہ بھیجین - جہان سے وہ جہازون پر بار کیا جاتا تھا - اسٹی فین سن جارج نے انسے ملاقات کی اور انکو ان دونون مقامات کے درمیان آہنی سڑک بنانے پر آمادہ کیا ۲۷ - ستمبر ۱۸۲۲ء کو اسٹوکٹن اور ڈارلنگٹن کے درمیان پہلی ریلوے لین تیار ہو کر کہولی گئی اسٹوکٹن سے ڈارلنگٹن تک بارہ میل مسافت مین سڑک بنی اور وہان سے ایتھرلی کی کانون تک - کل تیس میل کی دوری مین پٹلی بچھائی گئی - اب جارج اسٹی فین سن کی زندگی بھر مین سب سے بڑی کامیابی کا حال سنئے -

اوسوقت لورپول اور منچسٹر[1] کے درمیان قریب تر راہ قایم کرنیکی کوشش ہو رہی تھین

[1] منچسٹر انگلستان کا بڑا تجارتی شہر ہے جہان ہر قسم کا کپڑا بنا جاتا ہے اور دنیا بھر مین تجارت کیلئے بھیجا جاتا ہے -

مینچسٹر مین اوس روئی کا کپڑا تیار ہوتا تھا جو لورپول مین باہر سے آتی تھی۔ روئی لوورپول سے مینچسٹر لیجاتے تھے اور وہان اوس سے مختلف قسم کے کپڑے تیار ہوتے تھے۔
یہہ تیار شدہ مال مینچسٹر سے لورپول آتا تھا اور یہان سے جہازون پر بار ہوکر دنیا کے مختلف مقامات کو روانہ کیا جاتا تھا۔

ان دونون شہرون کے مابین مال لانے لیجانے کے آسان طریقے کی بحث پیش ہوئی اب تک ایک خاص قسم کی پھاٹک وار سڑک یا نہر واٹر برج یا دریاے مرسی اور ارویل کے راستے مال آتا جاتا تھا۔ مگر لدی ہوئی گاڑیون کو اس قسم کی سڑک پر لیجانے مین خرچ بہت پڑتا تھا اور دوسری طریقون مین بھی صرف کثیر کے علاوہ دیر دقت بھی ہوتی تھی۔
مال کی آمد و شد کے لئے بہت سی تدبیرین ظاہر کی گئین۔ سب سے اول یہہ تجویز ہوئی کہ ایک پٹلی دار سڑک (زمانہ حالکی ٹریموے کے مشابہ) بنائی جاے۔ بہت سی گاڑیان جوڑ دیجائین اور اونکو گھوڑے اکٹھا کھینچین۔ یہان پر یہہ کہنا بھی بےموقع نہوگا کہ موجودہ ٹریموے کے موجد کا نام اوٹریم تھا اوسی پر یہہ لفظ مرکب ہوا اور کثرت استعمال سے بگڑکر صرف ٹریم رہگیا۔ اسٹیفنسن سے صلاح لیگئی کہ کیا کرنا چاہیے۔ انہون نے راے دی کہ ایک ریلوے تیار کیجاے اور اوسمین متحرک انجن لگے۔
اس راے کو لوگون نے خیال عبث سمجھا اور ناپسند کیا۔ کہنے لگے یہہ تو ایک بیہودہ بات ہے ان خطرناک انجنون اور انکی چنگاریون سے ہوا خراب ہوگی کاشت کو مضرت پہونچیگی۔ پہونس کے چھائے ہوئے گھرون مین آگین لگین گی اور بہت سے حادثے پیش آئین گے
اپنر لوگ طعن کرنے لگے۔ انکو اپنے خیال مین محو متعصب ضدی اور وہمی کہا۔ سب کا یہہ بھی مقولہ تھا کہ "یہہ تو ناممکن محض ہے" مگر تاجران لورپول اور مینچسٹر نے اس

تقریبا کے غلط حکمت سے خیال کیا۔
دونوں شہروں نے باشندوں نے بہت سا روپیہ جمع کر کے اسٹیفینس کو نوکر رکھا۔
پیمائش کرنیوالے مقرر کئے گئے راتوں کو پیمایش ہونے لگی۔ رات میں پیمایش کرنیکی یہ وجہ
تھی کہ اگر دن میں مجوزہ راستہ کی پیمایش کیجاتی تو گرد و نواح کے لوگ رخنہ اندازی کرتے
گھانس اوٹھانیکے آنکڑے ہنسیے۔ اور دیگر ہتھیار لیکر حملہ آور ہوتے تھے۔
ہر حالت اور ہر حیثیت کے لوگوں نے سخت مزاحمت کی۔ حتی کہ ارل اسیفٹن اور ارل ڈربی
نے اپنے باجگزاروں کو ورغلا دیا کہ پیمایش کرنیوالوں پر پتھر برسائیں۔ کان کھودنے والے
جاہل مزدور اور دیہات کی عورتیں تک سدراہ ہوتی تھیں۔ آخر ہمارے پیشرو
اسباب پر مجبور ہوئے کہ اپنے ساتھ ایک اجرت پر لڑنے بھڑنیوالا رکھیں۔ یہ
شخص بھیس بدلے ہوئے اس جماعت کے ساتھ رہتا تھا۔ اپنے ہاتھ میں بلندی
اور دوری ناپنے کا گز رکھتا تھا۔ اور جب کوئی مزاحم ہوتا۔ اس صلح کے آلہ کو اوسپر
وار کرتا اور اوس سے بھڑ جاتا۔ جسکے انجام میں مزاحمت کرنیوالے کو کوئی مسرت
حاصل نہوتی۔
جیسے تیسے پیمایش ختم ہوئی۔ اوسکے بعد ایک بل (تجویز) پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا
اور وہاں وہ ردی کی طرف پھینکدیا گیا یعنی بے سوچے سمجھے خارج کر دیا گیا۔
ممبران پارلیمنٹ نے کہا "وہ کونسا دیوانہ کوتہ کن ہے جو چیٹ موش پر سڑک بنانیکا
دعوی کرتا ہے؟"
اب ہم سب اوس دلدل کو جانتے ہیں جو چیٹ موس کہلاتی ہے
لوگوں کا مقولہ تھا کہ چیٹ موس سب سے تھاہ ہے جو کوئی اوسکو عبور کرنیکا ارادہ کریگا غرق

سلہ انگلستان میں امن تیسرے درجے خطاب امارت سے جیسے ہندوستان کے معمولی تعلقدار۔
سلہ چیٹ موشن ایک گہری کاہی دار دلدل کا نام ہے جو اس راستہ میں تھی۔

ہو جائیگا اور کبھی نہ اوبھر سکیگا۔ مگر اسٹی فین سن نے کہا کہ اسپر سٹرک تیار ہوسکتی ہے
یہہ سنکر سب کہنے لگے کہ باوجود ان تمام آہنی کلون مٹریموسے لینون ناپنسے کے آلون
اور بااینہمہ کثیر المقدار رقم کے ممکن نہین کہ دچیٹ موس کو عبور کرسکے۔ یہہ محال مطلق ہے۔
ایک شخص اسٹی فین سن کے سامنے کہنے لگا "کاش اس موقع پر نیپولین ہوتا"
اسپر اسٹی فین سن نے کہا "آو" "میرے سامنے نیپولین کی کیا کہتے ہو۔ مجھے آدمی روپیہ اور
الات دو اور مین وہ کر دکھاؤن گا جو نیپولین نکرسکا۔ مین چیٹ موس پر آہنی سٹرک بنادونگا"
یون ہی تین سال گذر گئے اور اس اثناء مین رینی نام کے دو مشہور انجینروں نے جو
بھائی بھائی تھے اس ضلع مین پیمایش کی اور اپنی رپورٹ مین ظاہر کیا کہ اسٹی فین سن کی
رائے صحیح ہے ریل جاری ہونا ممکن ہے۔
بل پھر پارلیمنٹ مین پیش ہوا۔ ہاوس آف کامنس نے تو پاس کردیا۔ ہاوس آف لارڈس
کی پیشی اور منظوری باقی تھی۔ یہہ بل ہاوس آف لارڈس کی ایک منتخب کمیٹی کے سپرد کیا گیا
اسٹی فین سن کی اظہار دینے کیلئے طلبی ہوئی۔
ہاوس کے ایک ممبر نے اسٹی فین سن سے ظرافت اور خوش طبعی کے طور پر کہا "مانا کہ تم لورپول
اور منچسٹر کے مابین یہہ سٹرک بنا بھی لو تو پھر اسکا نتیجہ کیا ہوگا؟" اسٹی فین سن نے جواب دیا
"مین لورپول سے منچسٹر تک مال اور مسافرون کی آمد وشد قایم کرسکون گا"
اسپر اونہون نے کہا۔ اچھا تو پھر رفتار کیا رہیگی۔
اسٹی فین سن نے کہا۔ جناب عالی! بارہ میل فی گھنٹہ۔
وہ کہنے لگے "اور فرض کرو کوئی گائے بیچ مین آگئی تو تو پھر قیامت ہی ہو جائیگی۔

ـــ زمانہ حال کا ایک مشہور عالم فرنچ جنرل جسنے تاج فرانس پر قابو پاکر تھوڑے عرصے مین قریب قریب تمام یورپ کو پامال کرڈالا تھا

ـــ انگریزی پارلیمنٹ کے دو حصہ ہین ایک ہاوس آف کامنس جسمین عوام کے وکلا بھرتی ہین۔ دوسرا ہاوس آف لارڈس جسمین امرائے ملک کے شامل ہین

اسٹی فین سن نے اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھا اور غور کی لارڈس صاحب نے قہقہہ لگایا
مگر یہاں معقول جواب تیار تھا۔ اسٹی فین سن نے کہا "قیامت تو کوئی بھی نہ ہوگی
اور ہوگی بھی تو گائے کے لیے۔

غرض بل پاس ہوگیا مگر عوام اس تجویز کے موجد اور اسکے معاونوں کو متعصب ہی سمجھا
کئے۔ سڑک تیار ہوتی ہوئی بڑہتی گئی یہاں تک کہ چیٹ موس کے قریب جا پہونچی
پتھر اور مٹی کی گاڑیاں بڑے بڑے لکڑ دلدل میں ڈالے گئے اور سما سما گئے۔ جو کچھ
ڈالا جاتا تھا دلدل میں غائب ہو جاتا تھا۔

کام کرنیوالے آدمیوں نے اسٹی فین سن سے اطلاع کی انہوں نے جواب دیا "اور مٹی ڈالو"
انہوں نے ایسا ہی کیا مگر پھر بھی دلدل خشکی پر نہ آئی لیکن اسٹی فین سن نے پھر یہی کہا
"اور مٹی ڈالے جاؤ"۔ دو دن تک یہہ ہی رہا۔ مٹی برابر سماتی گئی سب مایوس ہوگئے مگر
اسٹی فین سن کا اب بھی وہ ہی مقولہ تہا۔ یہہ ہر دفعہ یہی کہدیتے "مٹی ڈالے جاؤ"۔
آخر دلدل خشکی پر آنے لگی اور انجام کار تہ تک خشکی پہونچی سڑک بنی اور اوسپر ریل
کی پٹلیاں بچھادی گئیں

اب دوسری دقت ایج بل میں راستہ کاٹنے کی روکدار تہی۔ سخت اور ریتیلے پتھر
کی چٹان کو سوا میل کی دوری میں کاٹکر راستہ نکال دینا ناممکن محض خیال کیا جاتا تھا۔
بڑی بڑی دقتیں درپیش تہیں۔ کبھی مزدوروں پر پانی پہوٹ پڑتا۔ کبھی ریگ کے وزنی
ٹیلے ڑڑک آتے تھے اور مزدوروں کے زندہ دبجانے کا خوف ہوتا۔ ایک دفعہ ایک
کہودنے والے پر ریگ آپڑی اور وہ دب کر رہگیا۔ اوسکے ساتھیوں نے سمجھ لیا کہ مرگیا۔
کسیکی ہمت نہ پڑتی تھی کہ اوسکی مدد کرے اور اوسے نکالے
اسٹی فین سن نے للکار کر کہا "آؤ میرے ساتھ" خود کدال لیکر کھودنا شروع
کردیا۔ اور لوگوں کو بھی دیکھا دیکھی ہمت ہوئی انکی پیروی کی اوس دبے ہوئے کو

رندہ نکال لیا۔ پہاڑ کو کھوکلا کر کے راستہ نکالنے مین مزدور جی ہار چکے تھے مگر اسٹیفینسن
کی نظیر نے سب کی ہمتین تازہ کردین ۔ آخر کار یہان بہی لین بچھا دی گئی ۔ مگر جب بہی
لوگ اسٹیفینسن کو وہمی اور متعصب ہی کہے جاتے تھے ۔ سڑک کی تیاری کے بعد
بہی ڈایرکٹرون نے قطعی طور پر فیصلہ نہین کیا تہا کہ گاڑیان کسطرح کھینچی جانی چاہئین ۔ چند
شخصون نے اسپر زور دیا کہ گھوڑون سے کام لیا جاوے ۔ اور بہتون نے دو نامی انجینیر
پیشہ شخصون کی راے سے اتفاق کر کے یہہ صلاح دی کہ لورپول اور منچسٹر کے درمیان
اکیس ساکن انجن قایم کئے جائین سڑک درجون مین تقسیم ہو ہر حصہ طول مین ڈیرہ میل
رہے

اسٹیفینسن نے اس تجویز سے سخت اختلاف کیا۔ اور کہا کہ ریلوے کے لئے صرف متحرک
ہی انجن موزون ہے ۔

اوس زمانے مین لوگون کو اسکا تجربہ بہی نہ تھا اور اگر کسیکو کچھ تھا بہی تو براے نام ۔ سب نے
متفق ہو کر کہا کہ اگر متحرک انجن لگاؤ گے تو اوسکا پانی اوبالنے کا برتن پہٹ جائیگا اور بجاے اسکے
کہ یہہ سفر بخیر وخوبی انجام پاوے کیا عجب اوسکا خاتمہ ہی ہو جائیگا ۔

لیکن اسٹیفینسن کو اپنی راے کی عمدگی اور صحت پر کامل یقین تھا ۔ آخر اس کے منتظمون
نے اسٹیفینسن کی تجویز مان لی ۔ نئے متحرک انجن کے لئے ایک خاص انعام مقرر کیا گیا جسمین
یہہ دو خاص شرطین ضروری تہین اول یہہ کہ انجن وزن مین چھ ٹن کا ہو اور دوسرے یہہ کہ بیس ٹن بوجھ
کو گھنٹے پیچھے دس میل لیجا سکے ۔

پانچسو پاونڈ انعام تجویز ہوا اسٹیفینسن کو بہروسا تہا کہ ان صفات کا انجن تیار ہو سکے گا۔
یہہ اور انکا بیٹا رابرٹ دونون اسکام مین مصروف ہوئے ایک عرصے تک
راتدن سخت محنت کرتے رہے ۔

۶ ٹن ہندوستانی وزن کے حساب سے اٹھائیس من ہوتا ہے ۔

اونکے ذہن مین یہہ تدبیر گذری کہ تانبے کی نلون کو بوئیلر (پانی اوبالنے کے برتن)
مین آگ سے ملحق لگائین - انمین سے ہر ایک پانی گرم کریگا اور بہ نسبت معمولی طریقے کے
یون زیادہ حرارت پیدا ہوسکیگی زیادہ دخان پیدا ہوگا اور کسی اور طریقے کی نسبت
اسطرح زیادہ سرعت پیدا ہوگی -
آزمایش کے دن چار انجن ملاحظہ کے لئے پیش ہوئے - اسٹی فین سن کے تیار کردہ انجن کا
نام "روکیٹ" تھا دیگر تین کے نام "ناویلٹی" "سنیس پیریل" اور پرسی دیرنیس تھے -
ان مین پہلے جو انجن دیکھا گیا وہ بیشک تیز رو تھا - باقی ایسے اچھے نہ تھے - پرسی ویرنس
گھنٹے بھر مین پانچ یا چھہ میل جاتا تھا - اسٹی فین سن کے انجن کی اسکی بعد آزمایش کی گئی -
یہہ اوس انجن سے بہی تیز چلا جسکی سب سے پہلے آزمایش ہوئی اور جسکا نام ناویلٹی تھا -
آسایش دوسرے دن پر رکھی گئی - اوس روز سنیس پیریل کا بوئیلر بگڑ گیا اور اوسکی کلون
مین کوئی نقص آگیا - ڈایرکٹرون نے ہنسکر کہا "اونہو - یہہ متحرک انجن تو اتنی جلدی
بگڑ جاتے ہین"
اسپر اسٹی فین سن نے کہا "آپ نے ابہی میرے انجن کو نہین آزمایا ہے"
اوسکی آزمایش کی گئی - اور وہ گھنٹے پیچھے پچیس اور تیس میل تک دوڑا - ایک اتنی بڑی
گاڑی کو بہی کھینچ لیگیا جسمین تیس آدمی بیٹھ سکین - روکیٹ ہی کو انعام ملا اور پہلے
پہل اسطرح کے آٹھ انجن تیار کرنیکا حکم دیا گیا - ۱۵ ستمبر ۱۸۳۰ء کو ایسے[1] قریب قریب
ستاون برس پہلے لورپول اور منچسٹر کے درمیان ریلوے کھولی گئی - اوسکے افتتاح کے
وقت بہت سے مشہور و معروف شخص موجود تھے جنمین اوس زمانیکے وزیر اعظم ڈیوک
آف ویلنگٹن سر رابرٹ پیل اور ولیم ہسکنس بھی جو اوسوقت مین لورپول کیطرف سے
پارلیمنٹ مین ممبر تھے اور جنہون نے افسوس ہی کہ اس لین کے کھلنے ہی کے زمانے مین قضا کی

[1] یہہ تقریر ۱۸۸۶ء مین بیان کی گئی تھی -

ہسکنس کا نام ہمیشہ یادگار رہیگا۔ خاصکر ان ہی کی جرات اور سعی سے یہہ بل پارلیمنٹ مین منظور ہوا تھا۔ عوام الناس روکیٹ کو گھنٹے بھر مین پچیس اور تیس میل جاتے دیکھکر ہاتہہ اونچے کرتے تھے۔ یہہ چال اوس رفتار کے مقابلے مین کچہہ بھی نہین جو آجکل ہماری ریلون مین ہے۔ اب اس بات کا کسیکو خیال بھی نہین آتا کہ ہمارے ملک مین کبھی ریلوے نہ تھی

ہان ہمہ لوگون نے اسٹیفین سن اور رابرٹ کو متعصب وہمی اور ضدی کہنا نہ چھوڑا۔ اس تمام کامیابی پر بھی وہ انہین اپنے حد سے گذرے ہوئے خیالات مین مجنون اور دیوانہ کہے جاتے تہے۔ انہون نے جو کچہہ کیا مال و دولت کی طمع سے نہین کیا تہا۔ بلکہ انہون نے تو خود دنیا کو مالا مال کردیا۔ ہمکو چاہئے کہ انکو بنی انسان کے بڑے محسن سمجھین

پہلی ہی دفعہ جب دخانی جہاز دریاے ہدسن مین ڈالا گیا ہر قسم کی مصیبت اور حادثون کی پیش گوئیان کیجاتی تہین۔ لوگ اوسکے موجد کو دیوانہ اور پاگل کہتے تہے۔ جہاز کو ایک گھاٹ پر کھڑا دیکھکر کہنے لگے "اسے دیکھو وہ پڑا ہے دیکہہ لینا چلیگا تھوڑے ہی" جہاز چل نکلا پانی چیرنے کی پہیون مین حرکت دیکھی تو بولے کہ گو چل نکلا ہے مگر دور نہ جاسکیگا" اور جب یہہ جہاز دخان کے زور سے دریا کے او تار پر چلا تو معترضین نے کہا۔ اوہ! یہہ کیا ہے یون تو مری ہوئی مچھلی بھی دہار کے ساتہہ ہی چلی جاتی ہے۔ لیکن سامنے کے اوس پہاڑ تک پہونچتے پہونچتے اسکے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاینگے" وہ پہاڑ تک بھی جا پہونچا اور نگاہ سے غائب ہوگیا تو کہنے لگے "لو اب چلا تو گیا ہے پر لوٹ کر کبھی نہ آسکیگا۔ مگر وہ لوٹ بھی آیا۔ اور دیکھئے اب ہم اوس قسم کے دوخانی جہاز سے ناپیدا کنار ذخار بحر اٹیلانٹک[1] مین لیورپول سے نیویارک تک سات دن مین سفر کرسکتے ہین۔ دنیا مین تمام بڑی بڑی ترقیون کا یہی حال رہا ہے۔ لوگ ترقی کرنیوالون کو ہمیشہ متعصب

[1] بحر اٹیلانٹک۔ بحر ظلمات کا انگریزی نام ہے

اور وہم زدہ کہا سکتے ہین -

تمدنی اصلاحون مین ان مثالون کے علاوہ ایک اور نظیر پیش کرسکتا ہون — ابہی اوس زمانے کو پورے پچاس برس بہی نہین گذرے جبکہ ایک معمولی مزدور اپنے سارے دن کی کمائی صرف کرکے لندن سے شہر کورک تک اپنی بی بی کو خط بہیج سکتا تہا تاکہ اوسکی خیریت دریافت کرے اور اوسے اپنی خیر و عافیت سے مطلع کردے - سرکار لندن سے اڈنبرا تک ایک خط پر اسقدر محصول لیتی تہی جتنا کہ اتنے فاصلے پر ایک آٹے کا بہرا ہوا پیپہ پہونچانے کا کرایہ لگتا ہے — اور جب کبہی لورپول کی تجارتی کوٹھیان سرکاری محاصل ڈاک خانہ مین بہر دیتین تو متصدیون کی تنخواہین تقسیم کیجاتین - لوگ جب کسی کام یا تفریح کے لئے سفر اختیار کرتے اپنی جامدانیون مین بہت سے خط رکھ لیجاتے کہ اپنے دوستون اور عزیزون کو محصول ڈاک سے بچائین - لیکن اس لچر انتظام کا آخری وقت آگیا تہا - اتفاق سے ایک شخص مسٹر رولینڈ نامی کہین دیہات مین فروکش تہے اونکا خیال اسطرف رجوع ہوا - یہہ ایک لیڈی کے مکان مین ٹہرے ہوے تہے - ایکدن نامہ بر دروازے پر آیا - لیڈی کو ایک خط دیا اور دو شلنگ چہہ پنیس محصول طلب کرنے لگا -

اوس خاتون نے خط ہاتہہ مین لیا پتہ پڑہا لفافہ لوٹکر دوسری طرف دیکہا ایسا معلوم ہوتا تہا کہ اوسے محصول خط دینے مین پس و پیش ہے - بغور دیکہکر اوسنے لفافہ ڈاکئے کو واپس کردیا اور کہا محصول بہت زیادہ ہے مجہہ مین اسکے ادا کرنیکی وسعت نہین ہے یہہ دیکہکر رولینڈ آگے بڑہے خاتون کی طرف سے محصول ادا کرنیکا ارادہ کیا اور انہین تعجب ہوا کہ خاتون نے شکریہ کے ساتہہ اس عنایت کے قبول کرنے سے انکار کردیا جب چٹہی رسان چلا گیا تو انسے کہنے لگی محصول دینے کی کوئی ضرورت نہ تہی مضمون خط معلوم ہوگیا -

سلہ دو شلنگ چہہ پنیس ہندوستان کے رایج الوقت سکہ کے حساب سے قریب پونے دو روپیہ کے ہوئے - شلنگ ۱۰ ارسی کچہہ زیادہ ہے ساور ایک شلنگ کے بارہ پنیس ہوتے ہین

بات یہہ تھی کہ اسمین اوسکے بھائی بہن جسنے خط بھیجا تھا یہہ صلاح ہوگئی تھی کہ وہ لفافہ پر کچھہ نشانات کردیگا جنکو دیکھکر یہہ سمجھہ لے کہ اسکا بھائی بخیریت تمام ہے۔ اور اسیطرح محصول کے بار سے محفوظ رہے۔

رولینڈ اس فطرت پر دنگ رہگئے۔ اونہین یہہ بات بہت سخت معلوم ہوئی کہ غریب آدمیون کو اپنے عزیزون کی خیریت دریافت کرنے مین اسقدر زیر باری ہو۔ وہ انگریزی انتظام ڈاک پر غور وفکر کرنے لگے۔ ۱۸۳۷ء مین ایک رسالہ ڈاکخانجات پر شایع کیا۔

گورنمنٹ اور پارلیمنٹ نے اس رسالہ کا مضحکہ اوڑایا۔ سب نے کہا "یہہ تو دیوانون کا سا خیال ہے کہ جزایر برطانیہ مین ایک مقام سے دوسرے مقام تک ایک ایک پیسہ مین خط جائے آئے۔ ڈاک کا خرچ کیونکر نکلیگا اسطرح آمدنی ہی کیا ہوگی۔ مگر رولینڈ کو اپنی راے کی صحت کا کامل یقین تھا۔ اور آخر ۱۸۴۰ء مین وہ ہی تدابیر جو ابتدا مین عجیب وغریب اور بے تکی کہلاتی تہین تسلیم کرلی گئین۔ قوم کو اس انقلاب انتظام کا نفع معلوم ہوا۔ ڈاکخانجات کی آمدنی کمال تیزی کے ساتھہ بڑہی۔ اور اب شاید جنرل پوسٹ آفس کے برابر کسی ہی سرکاری محکمہ کی حالت قابل اطمینان نہوگی۔

اب دیکھنا چاہئے کہ عوام خلائق نے اپنے ملک کے اس محسن اور اصلاحات ڈاک کے موجد کو کیسا سمجھا اور کیا کہا۔ شروع مین انکا بہت ہی مضحکہ اوڑایا گیا۔ لوگون نے کہا "خواب دیکھہ رہا ہے متعصب وہم زدہ اور بے تکا ہی مخلوق ہے" انکی تجاویز کے مفاد ثابت ہو گئے جب ہی ممبران پارلیمنٹ رخنہ اندازیان کئے جاتے تھے۔ انکے منتخب اصولون پر اپنی طرف سے خواہ مخواہ حاشیہ چڑہا دیتے تھے یہہ تدابیر یہانتک عمل پذیر ہی ہوچکین مگر موجد کو انکے عمل مین بہت کم اختیار ملا۔ انہین جنرل پوسٹ آفس مین صرف ایک ماتحت آسامی دیگئی۔

لیکن انکی قابلیت کا ایک زمانہ معترف ہوچکا تہا۔ انکے بے شمار قدردانون نے انکے لئے تیرہ ہزار پونڈ چندہ جمع کیا انکو نائٹ کا خطاب دیا گیا۔

آؤ! اب ایک اور منظر کیطرف چلین جو یہان سے بہت دور و دراز ہو۔ ابتک مینے اون لوگون کی مثالین دی ہین جو قریب تر زمانے مین گذری ہین۔ وہ لوگ جنکی شروع مین توہین ہوئی مضحکے کئے گئے۔ اور آخر کار مخلوق نے اون ہی کو صاحب فہم اور دوراندیش مانا۔

جنکی نسبت اب مین کہتا ہون اونکے ذکر نے زمانے کی تاریخ مین بڑی جگہہ لی ہو۔ بیشک دنیا مین اونکا مثل پیدا نہین ہوا۔ بارہ سو برس سے کچھہ زیادہ گذرے کہ ایک امی نے اپنی قوم مین تعلیم و پرورش پائی۔ وہ قوم جسکے نہایت ہی کچے خیالات تھے جسمین انتہا درجے کی بت پرستی جاری تھی۔ انپر وحی نازل ہوئی یعنی قادر مطلق کی طرف سے حکم پہونچا کہ بت پرستی کی ممانعت اور خدائے وحدہ لاشریک کی پرستش کی ہدایت کرین۔ تمام عالم کو خداوند رحیم و عادل کی بندگی کی دعوت دین۔

اس حکم کی تعمیل مین ان سیاہ آبدار تپلیون والے فراخ طبعیت منور قلب پاک دل صحرا مولد نے یہہ پیغام بندون کو پہونچانا شروع کیا۔ اپنے ہم صحبتون کو تعلیم و تلقین کی اپنے شہر کے باشندون پر منادی شروع کردی۔ خلائق کو وعظ فرمانے لگے۔ سہ

نئی ایک لگن سبکے دل مین لگادی		ایک آواز مین سوتی بستی جگادی

آپ کی وفادار بی بی اور چند دیگر شخص اوّل ہی اوّل آپ پر ایمان لائے۔ لیکن جمیع خلائق نے بالعموم آپکو مجنون و متعصب کہا (نعوذ باللہ)

چار برس کی تعلیم و تلقین مین صرف چالیس آدمی آپکے پیرو بنے۔ اسکی تو ویسے ہی بہت کم امید کیجا سکتی تہی کہ اپکے وطن کے باشندے آپکی طرف بے تکلف رجوع ہوتے لگے ور دوسرے دنیا کی اون نعمتون کا یقین کرینگے جنکی آپ متواتر امیدین دلاتے تھے۔

اونکے آبا و اجداد کے قدیم مذہب کی بہت سے جزیات مین اصلاح ممکن تھی مگر وہ ایسے شخص کی رسالت کے کیونکر قائل ہوتے جنہون نے اون ہی مین پرورش پائی تھی اور اونکے سامنے پیغمبری کا دعوی کر رہے تھے۔

وہ تو یہہ سمجھتے تھے کہ یہہ اس چال سے اپنے ہم قوم بھائیوں میں سے ممتاز ترین کو اپنا معتقد کرنا اور اپنا طرفدار بنانا چاہتے ہین۔

اور جب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان ہی کا مین ذکر کر رہا ہون) بت پرستی کے ساتھہ اپنی واقعی اور دلی نفرت ظاہر کر کے بتون کے مذہب مین کلام الٰہی کی یہہ عبارات پیش کین۔ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَہٗ وَاِنْ یَّسْلُبْھُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا لَّا یَسْتَنْقِذُوْہُ مِنْہُ ط ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ **ترجمہ** تحقیق کہ جنکو پکارتے ہو تم سوا اللہ کے ہرگز نہ پیدا کرینگے ایک مکھی اور اگر اکھٹے ہون واسطے اوسکے اور اگر چھین لے اون سے مکھی کچھہ نہ چھڑا سکین اوسکو اوس سے۔ ناتوان ہے مانگنے والا اور جس سے مانگتا ہے۔

دیگر۔ اے بت پرستو۔ اُدْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَمْلِکُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَمَا لَھُمْ فِیْھِمَا مِنْ شِرْکٍ وَّمَا لَہٗ مِنْھُمْ مِّنْ ظَھِیْرٍ ۝ **ترجمہ** پکارو تم اون لوگون کو کہ گمان کرتے ہو تم اونکو سوا خدا کے نہین مالک ہوتے برابر ایک ذرہ کے بیچ آسمانون کے اور نہ بیچ زمین کے اور نہین واسطے اونکے بیچ ان دونون کے کچھہ ساجھا اور نہین واسطے اوسکے اونمین سے کوئی پشتیبان۔

اسپر صرف پوجاری ہی برا نمانے بلکہ وہ تمام لوگ بھی برہم ہو گئے جو جہالت کی تاریکی مین مبتلا تھے اور اون بتون کی پرستش کرتے تھے اونہون نے غیظ و غضب مین آکر کہا یہہ کون شخص ہے جو اپنے تئین ہم سب سے زیادہ دانشمند سمجھتا ہے جو ہم سب پر طعن کرتا ہے اور ہمکو عقل سے خالی اور لکڑی کاٹھہ کی بندگی کرنیوالے بناتا ہے۔ اور پھر وہ لوگ ڈرانے دھمکانے پر بھی آمادہ ہو گئے۔

آپکے چچا ابو طالب کو اپنے بھتیجے کی سلامتی کا خوف ہوا - اونہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معاملے مین گفتگو کی کہنے لگے "اگر جان عزیز ہے تو خاموشی اختیار کرو - جس بات کو حق سمجھتے ہو خود اوسپر یقین رکھو دوسرون کے درپے ہونا کیا ضرور ہے رؤسا شہر کو کیون اپنا دشمن بناتے ہو اور اونکو عداوت پر اشتعال دیتے ہو - اپنے تئین اور ان معدودے چند مسلمانون کو (جو ابتک ایمان لاچکے ہین) خطرے مین ڈالتے ہو"

اسکے جواب مین آنحضرت نے صاف صاف کہدیا "اگر تم سورج کو میرے داہنے ہاتھ اور چاند کو بائین پر رکھ دو اور وہ دونون ملکر مجھسے چپ رہنے کو کہین تو بھی مین اونکی بات نہ مانونگا اور خدا کا پیغام بندون تک پہونچائے جاونگا" غرض اونکو منادی فرماتے رہے - جو شس لیتے تھے - اپنے اصولون کو اون اجنبیون کے سامنے بھی پیش کیا جو مکہ مین آیا جایا کرتے تھے اور اسطرح رفتہ رفتہ جا بجا کے لوگ آپکی طرف رجوع ہوتے گئے -

آپ مخالفون کے خدشات ظاہری و باطنی اور طعن و مضحکے مین گھرے رہنے لگے - لیکن ہر عہد کی طرح اوس زمانے مین بھی آزار دہندون کی کچھہ پیش نہ جاتی تھی -

رسالت کے چوتھے سال حضرت اپنے ایک پیرو ارقون کے مکان کو تشریف لیگئے تاکہ امن و عافیت کے ساتھہ اون لوگون کو اپنے دین کا وعظ کہین جو سننا چاہتے تھے - اپکی امت کی تعداد بڑہتے دیکھکر بت پرستون کو اندیشہ پیدا ہوا - وہ ایمان لانیوالون مین سے اون غریبون پر اپنا غضب توڑنے لگے جنپر اونکا بس چلتا تھا اور جو اونکے ہاتھ پڑجاتے - جن بلا رسید ونکو وہ پکڑ لیتے اونکی آنکھون کے پپوٹے کاٹ ڈالتے - ہاتھہ پاؤن باندھکر وادی مکہ کے جلتے ہوئے سنگریزون پر آفتاب نیمروز کی تپش مین چت لٹا دیتے - تاکہ سخت اذیت سے عاجز آکر اپنے رسول کی نبوت سے انکار کرین اور اپنے ہمقوم اور ہم ملک لوگون کے معبودون کی پرستش پر پھر ایمان لائین

اسوقت تک اسقدر جمعیت نہین ہوئی تھی کہ ان مذہب کے پیچھے مصائب مین مبتلا ہونیوالون کو

آزار سے بچایا جاتا۔ آپ نے اونکو ہدایت کی کہ ترک وطن کرکے ایسی جگہہ چلے جائین جہان ہاتہہ پانون کی سلامتی متصور ہو۔ جو اونہین اپنے وطن مین نصیب نہ تہی۔

آپ نے مغرب کیطرف اشارہ کرکے فرمایا "دیکہو ادہر ایک خطہ ہے جہان کسیکے ساتہہ کوئی بدی نہین کیجاتی جو راستبازی کی سرزمین ہے وہین ہجرت کرجاؤ اور اوسوقت تک وہان رہو کہ خدائے بزرگ تمہارے سامنے راہین پیدا کرے"

نبی آخر الزمان کی رسالت کے پانچوین برس ایک مختصر جماعت نے جسمین کل جمع پندرہ شخص تھے مکہ چہوڑا اور ابا سین مین پناہ لی۔

اسوقت یہہ تارک الوطن گو شمار مین بہت کم تھے مگر وہ کام جو انکو درپیش تھا تاریخ اسلام مین بڑا مقدم تھا۔ یہہ بہی بجائے خود ان نو مسلمون کی صدق عقیدت اور ثابت قدمی کا ایک بین ثبوت تھا۔ اس سے ظاہر و ثابت ہو گیا کہ بجائے اسکے کہ وہ اپنے دین سے دست بردار ہون اونکو ہر نقصان اوٹہانا اور ہر مصیبت جھیلنا گوارا ہے۔ ایمان والون کے لئے بالعموم یہہ ایک عمدہ نظیر تہی۔ وہ خدا کی راہ مین جلا وطنی اور مصیبت کو اپنا امتیاز اور افتخار خیال کرنے لگے۔

آنحضرت مکہ مین رہ گئے تھے۔ مگر برانگیختہ لوگون کے ہاتہہ سے آپکو ہر قسم کے آزار پہونچتے آپکو گلی کوچون مین ڈہیلے مارے جاتے۔ اور وہ رسول جنکی امت مین بعد کو لاکہوں دیندار مسلمان ہو گئے بارہا پتہرون کے ڈہیرون کے پیچہے چھپے اور وہان اوس خدائے واحد کو سجدہ کیا جسپر آپکا اعتقاد تھا۔ اور جسکے احکام آپ بندون کو تلقین کرتے تھے۔

اپنے اہل وطن کو اسقدر دشمنی پر آمادہ پاکر سوچا کہ قریب کے ایک شہر کو جسکا نام طائف ہے تشریف لیجائین۔ یہہ امید کی کہ وہان کے لوگ پیغام الہی کو کان دیکر سنین گے۔ صرف ایک رفیق کو ساتہہ لیکر یہہ پرخطر سفر اختیار کیا۔ چالیس میل تک

لے اباسین عرب سے مغرب کیطرف افریقہ مین ایک حبشی سرزمین ہے اسکو انگریزی جغرافیہ مین ابی سینا کہتے ہین۔

طائف۔ راستی اللہ ریگستانی دشواریون سے گذرکر اوس سرسبز وادی مین پہونچے جواوس شہر
کے گرداگرد تھی جہان کا عزم کیا تھا۔ مگر افسوس! آپ نے منادی تو کی لیکن ایسون کے
سامنے جو غرور اور تکبر کا سر تھا سردار اور خاصان شہر سرد مہری سے پیش آئے۔
عوام نے بھی بخوشی پیغام پر تو نظر نہ کی پیغمبر کی ظاہری بے سروسامانی پر لحاظ کرکے
نظر حقارت دیکھا۔ آپکو بے سمجھ متعصب مجنون کہا پتھر مار کر شہر سے باہر کر دیا۔
خستہ حالی اور تھکن پر چوٹین لگین۔ دست و پا چھل گئے خون بہ نکلا۔ جناب رسول خدا
نے ایک باغچے مین پناہ لی۔ نماز ادا کی اور اپنے معبود حقیقی کی بارگاہ مین کمال الحاح
مناجات کرنے لگے۔

ناکامی ہوئی مگر ناامیدی نہ تھی کوشش سود مند نہوئی مگر عزم مین کمی نہوئی تھی۔ آپ پھر
مکہ مین واپس آگئے۔ اہل مکہ اور بھی برہم ہوگئے سازشین کین اور باہمدگر قول و قسم کرکے ہر ایک
نے آپکو اپنے ہاتھ سے قتل کرنیکا عہد کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہہ وقت
بہت نازک تھا۔ آپ نے غارون مین پناہ لی۔ تبدیل لباس مین ایک مقام سے دوسرے
مقام کو جانا پڑا۔ بے خانمان ہوگئے ہر وقت جان کے خطرے مین تھے۔ بار بار فاقہ مستی
کی حالت ہو ہو گئی تنکے کا بھی سہارا نہ رہا۔ زمانہ ایک اسپ بدلگام کیطرح کجرفتاری کرتا تھا
یا ایسی ہی کوئی اور مثال قیاس کرلو۔ رسول اور اونکا دین ختم ہی ہو چکا تھا۔

مگر اسطرح خاتمہ ہونیکو نہ تھا۔ رسالت کے تیرہوین سال جب دیکھا کہ دشمنون نے ایکا کرلیا ہے
ہر قبیلے سے ایک ایک شخص منتخب ہوا ہے اور اسطرح چالیس آدمیون کی جمعیت ہوگئی ہے
جنمین سے ہر ایک نے آپکے قتل پر بیڑا اوٹھایا ہے۔ آپ نے مکہ مین زیادہ قیام ناممکن سمجھا
اور مدینہ کو ہجرت فرمائی۔

اوس وقت اہل مدینہ عجیب تشنگی سے مسیح کے لئے کافی گنجایش ضمن میں اسلام سے ایسے کچھ
یہی تناسب ہے کہ ... تشنہ لب کے ساتھ ہوگئی۔

آٹھ دس برس کے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسی شہر مکہ کو پھر واپس تشریف لائے
جہان سے اسطرح جان لیکر ہجرت کی تھی۔ اب آپکے ساتھ ایک ہزار امتیونکی جمیعت تھی
اسکے بعد ایک صدی بھی نگذری تھی کہ اسلام کی منادی دہلی سے غرناطہ تک ہونیلگی۔
اور آج آبادی دنیا کی اٹھارہ کروڑ بنی انسان ان سب سے بڑے پیغمبر اور نبی آخر الزمان کے
نام کی عظمت کرتے ہین اور اون اصولون کے پابند ہین جو آپ نے بطور ارکان
دین کے قایم کردئے ہین۔
آپکو متعصب عقل سے خالی مجنون ضدی اور وہم زدہ خطاب دئے گئے لوگ جو منھ
مین آتا تھا کہتے تھے جیسا کہ کلام مجید مین آیا ہے
قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا
لَكَ الْاَمْثَالَ ترجمہ کہا ظالمون نے نہین پیروی کرتے تم مگر ایک مرد
جادو کئے گئے کی دیکھہ کیونکر بنالین اونہون نے واسطے تیرے مثالین۔
اور آج آپ ہی کو کروڑہا بنی آدم خدا ے جاوید کا رسول برحق مانتے ہین۔
مین جانتا ہون ہمارے اس جزیرے مین بھی ہٹ دہرم ضدی لوگ ہین جو اپنی لاعلمی
کی حد ود اور جہل مرکب کے تیور کی وجہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی
باطل کہتے اور خیال کرتے ہین (نعوذ باللہ)
مین ایسے لوگون کے فضول مقولون اور اونکی رایون کی کچھہ اصل نہین سمجھتا۔ کوئی بڑا
تاریخ دان تو ایسے کلمات کبھی زبان پر نہ لائیگا۔

[1] غرناطہ فرنگستان مین ملک ہسپانیہ (اسپین) کا دار الخلافت ہے۔ ہسپانیہ مین
قریب قریب ایک ہزار سال تک اسلامی عملداری رہچکی ہے
[2] یہان جزیرہ سے انگلینڈ آیرلینڈ اور اسکاٹ لینڈ یعنی جزایر متحدہ برطانیہ
مراد ہین

اس اونیسوین عیسی صدی مین انگلستان کے سب سے بڑے غور وفکر کرنیوالے شخص ٹامس کارلائل نے نبی آخر الزمان کی نسبت اپنی راے عوام سے بالکل مختلف ظاہر کی ہے - مین آپکو ونکے خیالات اون ہی کی عبارت مین سناتاہون وہ لکتے ہین - "ہم لوگون مین پیغمبر عربی کی نسبت عام راے یہہ ہے کہ وہ فطرتی پرفن چالباز اور دروغ مجسم تھے (نعوذ باللہ) اونکا مذہب دہوکہ دہی سادہ لوحی سے مملو ہے - یہہ اور اس قسم کے دیگر خیالات ہم مین خود بخود زوال پذیر اور ناقابل ثبات ثابت ہوتے جاتے ہین - وہ تمام بہتان جو بر بنا ے عداوت وعناد کے سبب باندہے جاتے ہین خود ہمارے لئے باعث تحقیر ہین - اب بیشک وہ وقت آگیا ہے کہ ہم ان باتون سے درگذر اور پرہیز کرین - اوس کلام نے کہ جسکی آپکی زبان نے تعلیم دی اٹہارہ سو برس مین اشارہ کرور بنی نوع کے زندگیون کی رہنمائی کی ہے یہہ اشارہ کرور بہی اوسی خالق مطلق کی مخلوق ہین جیسکے ہم سب - فی زمانہ دنیا مین کسی اور کی نسبت پیغمبر عربی کی ہی تعلیم پر بیشتر مخلوق خدا کا عمل ہے -

کیا ہم اوس روحانی تربیت کو ادنی حیثیت کا کہہ سکتے ہین جو اسقدر بندگان خدا کی موت زندگی مین مونس ورہنما ہو - اپنی تو مین کہون مین تو کبہی ایسا خیال نہین کر سکتا - مین اور بہت سی باتونکو تسلیم کر لون مگر اسکو کبہی نہ مانونگا - اگر دنیا مین دہوکہ بازی اور دروغ کو اسقدر فروغ ہوسکتا ہو تو انسان کشمکش و پیچ مین رہجائیگا اور حیران ہوگا کہ دنیا کو کیا خیال کرے -

نبی عربی کی نسبت مین ایک بات اور کہونگا - آپکو نشئی چیزون سے قطعی پرہیز تہا - اور یہہ ہی اپنی امت کو تعلیم دی - رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ سے ہجرت کیے قریب تیرہ سو برس کے گذر چکے ہین - اور ان تمام صدیون مین ہر پکے مسلمان کو تمام نشئی عرقون سے اجتناب رہا اور اب بہی ہر قسم کے مسکرات سے پرہیز ہے

اب مین وغشا یہ اس ملک کے اون خیالات اور عقاید کیطرف رجوع ہوتا ہون جو اسوقت

بالمخصوص زیر بحث ہین - کیا ہم تارک شراب وہم زدہ لوگ ہین ؟ کیا ہمارے لئے یہہ بات مناسب ہے کہ ہمارے تمام ملک مین شراب کی تجارت شراب کو بلا ترقی کرتی رہی

یہ شراب کی غلامی اوس غلامی سے بدرجہا بدتر ہے جسکا کلارکسن اور ولبر فورس نے تدارک کیا تھا - یہہ نفس امارہ اور روح کی غلامی ہے - شرابی ایک غریب حبشی سے بڑہکر غلام ہے - حبشی اپنے خلاف مرضی کھینچا جاتا تھا اور اپنے آقا کے لئے مشقت کرنے پر مجبور کیا گیا تھا - مگر شراب کی غلامی کا حال ہی اور ہے - یہہ تو اپنی خوشی آپ غلام بنجاتا ہے - کسیکو ایسی غلامی قبول نہ کرنی چاہئے -

میرا خیال ہے کہ جب انسان اسکا عادی ہوجاے پھر اس قید سے رہا ہونا اس بیڑی کو توڑ ڈالنا مشکل ومحال ہے - اوسنے تو اسے اپنے اوپر آپ گوارا کیا ہے - یہہ ایک اپنے شوق سے لگائی ہوئی لت ہے - وہ لت جو بڑہجاتی ہے - جارج واشنگٹن[1] کی نسبت روایت ہے کہ وہ اپنے درجے مین اول رہنا چاہتا تھا مگر کامیاب نہوتا تھا - جارج نے اپنے ایک ہمدرجہ طالبعلم کو دیکھا جو کسی سوال کا جواب دیتے وقت اپنے سیدہے ہاتھہ کی اونگلی اور انگوٹھا اپنی کمر کے نیچے بٹن پر رکھ لیتا تھا - جارج اس راز کے حل کرنے پر آمادہ ہوا اوس نے اپنے ہمدرجہ طالبعلم کا وہ بٹن کاٹ ڈالا - اور جب وہ لڑکا درجہ مین ایک سوال کا جواب دینے کو تھا اوس نے معمول کے مطابق اپنے بٹن پر ہاتھہ رکھنا چاہا مگر بٹن نملا - وہ ہکا بکا رہگیا اٹکا اور گھبرا گیا - آخرکار اوس سوال کا جواب نہ دیسکا پس اسطرح جارج نے اوسکو زک دیکر درجہ کی صدر جگہہ لیلی جسکی اسے آرزو تھی -

کچھہ ایسا ہی حال اس مے نوشی کا بھی ہے - یہہ صرف ایک عادت ہے - وہ عادت کہ جو ترقی کرکے انسان کو خوار و ذلیل کردیتی ہے - اوسکو ایک وحشی جانور کی برابر بنا دیتی ہے

---

[1] ایک نامور شخص جس نے انگریزی اثر کو امریکا سے دور کیا - یہی جمہور امریکا کا پہلا پریسیڈنٹ تھا -

اسکی ابتدا کبھی کبھی ایک جام پی لینے سے ہوتی ہے۔ رفتہ رفتہ ایک سے دو پر نوبت پہونچتی ہی یکایک کوئی بڑا اثر ظاہر نہین ہوتا۔ مگر جہان ایک دفعہ یہہ عادت لگی پھر اسے چھوڑنا مشکل ہے۔

لوگ ترک مے کے معاہدے پر دستخط کرنے مین پس و پیش کرتے ہین۔ کہتے ہین کہ یہہ تو انسانیت سے بعید ہے۔ ہم کیون اپنے تئین پابند کرین انسان کو سب سے بڑی مسرت تو آزاد رہنے مین ہے۔

جب مین اپنے لوگون کو یہہ کہتے سنتا ہون مجھے تعجب ہوتا ہے کہ انہین کبھی یہہ نہین خیال آتا کہ انسان کی نسبت تو سمندر کی چھوٹی سے چھوٹی مچھلی کو زیادہ آزادی حاصل ہے جیسا کہ رسکنس کا مقولہ ہے کہ مکھی سیاہ رنگ کی آزادی مجسم ہے۔

اس قسم کی مسرت اور فضولی کی زندگی اصلی شادمانی اور سچی آزادی ... زندگی ہرگز نہین ہے سب با ہم طرہ یہہ کہ جب ہم ایک دفعہ نفس کا کہنا کر دین ... خواہشات کو پورا کرین۔

ہم فورًا ایک سخت ظلم و ستم کے ہدف ہو جاتے ہین۔ ذرا اس نشی ... کی زوردار تاثیر کو غور کیجئے۔ پہلے پہل تو ایک پیمانہ کچھ خوشگوار معلوم ہوتا ہے لیکن جام کی تہہ مین تلخی ہے۔ لوگ اس ہوس کے شوق مین پڑے جاتے ہین جو پہلے جام سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اس فعل کے نتائج مین کوئی حظ باقی نہین رہتا ایک عادت اور اشتہا ہو جاتی ہے اسکا تدارک روز بروز دشوار تر ہوتا جاتا ہے۔ اور اسکا ترک کرنا بہت ہی ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ اس عادت کی متابعت مین اول ہی اول ایک خفیف اور عارضی تسکین ہوتی ہے پھر اگر تھوڑی دیر کے لئے کچھ تسکین سی ہو بھی جائے تو وہ بھی بعد کو ایک سخت کراہت مین مبدل ہو جاتی ہے۔

جان رسکنس ایل ایل ڈی۔ انگلینڈ کا ایک مشہور مصنف جسنے اپنی بیشتر تصانیف مین مختلف علوم و فنون لطیفہ کے حسن و قبح پر بحث کی ہے

اس عادت کا ترک کرنا نہایت دشوار ہے اسکی پیروی بھی تکلیف و اذیت سے خالی نہین
حتی کہ آخر یہہ نوبت ہوتی ہے کہ اپنی خواہشات کا بندہ آیندہ کی بڑی بڑی تکلیفات اور
خدشات گوارہ کرکے اپنی ناقابل برداشت طلب یا خواہش کو پورا کرتا ہے اور اوس سے
ایک عارضی تسکین سی ہو جاتی ہے

مے سے غرض نشاط نہین بادہ خوار کو		اک گونہ بیخودی اسے ہر وقت چاہیئے

لوگون نے مجھسے اکثر کہا "تمہارا اسمین کیا ہے تم کیون دخل دیتے ہو اور چاہتے ہو
کہ ہم کبھی شراب نہ پئین" اونکے لئے میرا یہہ جواب ہے کہ "تمہین اس بات کا کیا استحقاق
حاصل ہے کہ تم اپنے آگے کسیکی کچھہ اصل ہی نہ سمجھو"
اون چھہ ہزار سالانہ اوسط اموات کی تعداد پر نظر کیجے جو اس سرزمین مین کثرت مینوشی
سے ہوتی ہین۔ اون مرنے والون مین سے کوئی یہہ نہ سمجھتا تہا کہ اوسے شراب کی دجہ
ہو جائیگی۔ اون مین سے ایک کو بھی یہہ خیال نہوگا کہ وہ شرابی کی موت مریگا۔
تمہارا یہہ دعوی ناحق ہے کہ تم اوروں سے قوی تر ہو۔ تمنے ایسا کونسا کام کیا ہے
کہ تمہاری زندگی خوفی سے معمور ہو۔
دوستو اقدح شراب مین خطرے ہین۔ اسکی روح کے خم مین موت بھری ہے
یہہ نشہ انتہا درجہ کا اندیشہ ناک ہے۔ اسکے مارے ہوؤن کو اپنے گرد و پیش دیکھلو ہمارے
فرائض ظاہر ہین ہمکو برائیون سے پرہیز چاہئے۔
کیا اب بہی مجھے ضدی کہوگے! کیا مین تعصب کرتا ہون! کیا اور لوگون کو ترک شراب
کی ہدایت کرنا نامناسب ہے! کیا ہم وہم زدہ ہین اور بے سروپا توہمات نے ہمکو
اسپر آمادہ کیا ہے!
جب ہم اپنے شہر مین ہزارہا شرابیون کا حال دیکھتے ہین تو کیا یہہ لازمی نہین کہ
ہم اونکو بچانے کی کوشش کرین!

سب کچھ اس تمام کوشش مین کامیاب ہونیکی صرف ایک راہ نظر آتی ہے - اور وہ یہہ کہ سب سے پہلے ہم خود تمام نشی عرقون کے استعمال سے قطعی پرہیز کرین اور اپنی اولاد اور اپنے ہمسایون کے لئے ایک عمدہ نظیر قایم کردین -

ایک مدت مدید سے اس ملک پر شراب خواری کے خرابیون کا دہبہ لگا ہوا ہے - ٹوٹے ہوئے دلون برباد شدہ گھرون سے ماتم وبکا کے نالے ایک زمانے سے بلند ہورہے ہین -

ہم اپنی زندگی کو صرف اسطرح پاک اور پر امن و عافیت مین رکھ سکتے ہین کہ برائیون سے پرہیز کرین اور نفس کی بیجا خواہشات کو روکین - نیکی کرنیکے طبعی میلان کو قوی کرین اور بڑہائین - جیسا کہ کسی شاعر کا مقولہ ہے - کہ "انسان آپ اپنی نیکی بدی کا ستارہ ہے ہمارے کام ہی ہماری نیکی بدی کے فرشتے ہین" بھائیو آمادہ ہوجاؤ! کبھی اون لوگون کے طنز وطعنہ پر کچھہ خیال نکرو جو کچھہ نہین سمجھتے کامل استقلال سے ثابت کردو کہ مصلحان سلف کیطرح کوئی دقت تمہاری ہمت کو پست نہین کرسکتی کوئی مشکل تمپر غالب نا ائیگی اس دشمن کے زک دینے کو فتح و نصرت کی نعرے بلند کرتے ہوئے آگے بڑہو -

بالخیر
تمت

اشتہار

واضح ہو کہ کتابہائے انگریزی و ترجمہ کتبہائے اردو مصنفہ بھائی ڈبلیو ایچ عبداللہ کوئیلیم صاحب کی واسطے ہدیہ ناظرین ہمارے مطبع مین موجود ہین جن صاحبان کو شوق ہو وہ بذریعہ ویلیو پے ایبل طلب فرماوین۔ اور قیمت مذکورہ علاوہ محصول ڈاک و منی آرڈر کمیشن کے ہے

انگریزی کتابین

روبر فیتھ آف اسلام — تیسری مرتبہ کا چھپا ہوا یعنے تھرڈ ایڈیشن . . فی جلد . . . [illegible]

ریلیجن آف دی سورڈ . . . . فی جلد . . [illegible]

[illegible] فینیٹک فینیٹزم — اسکا ترجمہ اردو بھی ہو رہا ہے بہت جلد تیار ہو کر طبع ہو جائیگی فی جلد . . [illegible]

اردو کتابین

ترجمہ کتاب فیتھ آف اسلام . . . . . فی جلد . . [illegible]

ترجمہ کتاب فینیٹک فینیٹزم یعنے تعصب متعصب . . . . فی جلد . . [illegible]

ترجمہ کتاب ریلیجن آف دی سورڈ . . . . . فی جلد . . [illegible]

ترجمہ کتاب روبر فیتھ آف اسلام . . . . . فی جلد . . [illegible]

اخبار اسلام آگرہ

یہ اخبار اسلام کی ترقی کا پرچہ ہے اور ہفتہ وار شایع ہوا کرتا ہے۔ عام خریداران سے مبلغ چار روپیہ چندہ سالیانہ پیشگی مقرر ہے مابعد بارہ روپیہ [illegible] مین خوبی اس اخبار کی ملاحظہ سے ظاہر ہو گی۔ جمیع اہل اسلام پر اسکی خریداری بطور امداد واجب ہے کیونکہ اسکے منافع مین نصف حصہ تعمیر جامع مسجد لیورپول کا شامل ہے

التماس

ہمارے مطبع مین یہ کتاب تعصب متعصب یعنے فینیٹک فینیٹزم مصنفہ جناب بھائی شیخ عبداللہ کوئیلیم نو مسلم لیورپول [illegible] حق تصنیف و ترجمہ [illegible] تیار ہوئی ہین جملہ حقوق محفوظ ہین کوئی صاحب قصد طبع نفرماوین ۱۳۱۱